REGD NO E-P 67

رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷

﷽ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
# بدر
قادیان

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۵۰ – ۳
ممالک غیر ۵۰ – ۷
فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

جلد ۶ | ۲۷ ماہ احسان ۱۳۳۶ ہش ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۷۶ھ ۲۷ جون ۱۹۵۷ء | ۲۶

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۴ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ

**حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ**

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

### اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل سارا دن نسبتاً زیادہ تکلیف رہی حرارت بھی زیادہ تھی اور بے چینی بھی رہی۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۳ جون۔ حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پاکستان سے بخیریت واپس تشریف لے آئے۔

۲۴ جون۔ قادیان کی فصیل کی کثرت سے مچھلی مر جانے کے باعث لنگر خانہ کی مشرقی و جنوبی سمت سخت تعفن پھیل گیا اس پر مقامی خدام الاحمدیہ نے اجتماعی وقار عمل منا کر اچھی طرح صفائی کی بیشتر متعفن مادہ کو گڑھوں میں دفن کر دیا گیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

# صلہ رحمی

از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر

### صلہ رحمی اور اسکی تعریف

تمام بنی آدم ایک ہی کنبے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہمدردی اور تعاون کے یکساں مستحق ہیں۔ لیکن تمدنی ضرورت اور سہولت کے پیش نظر قدرت نے پوری نسل انسانی کو ایک ہی رشتے میں منسلک اور متحد رکھنے کی بجائے قبائل اور خاندان کے چھوٹے چھوٹے گروہوں میں تقسیم کر دیا ہے اور ہر فرد پر اپنے قریبی رشتے داروں کے تعلق کو بھی نبھانے اور استوار کرنے کی خصوصی ذمہ داری بھی ڈالی ہے۔ یہی وہ رشتہ ہے جس کو رحمی تعلق سے اور اس کی حفاظت مراعات و پاسداری اور نباہ کو صلہ رحمی سے تعبیر کرتے ہیں۔

### صلہ رحمی کا مقام

۱۔۲ اسلامی معاشرہ میں اس کو نہایت اہم حیثیت حاصل ہے۔

۳۔ ایک خدا پرست و خدا شناس انسان کے ذمے اس کے اعزہ و اقرباء کے بہت کچھ حقوق ہیں جن کو پورا کرنا اس کا اخلاقی فریضہ ہے۔

۴۔ قرآن شریف میں بے شمار ایسی آیات ہیں جو صلہ رحمی کے تاکیدی حکم اور قطع علائق کی شدید ممانعت پر مشتمل ہیں۔

۵۔ انسانی صفات میں صلہ رحمی کو جو ممتاز اور ممتاز حیثیت حاصل ہے اس کے مراعات کے نتیجے میں محبت و یگانگت اور اتحاد و باہمی کا رابطہ مضبوط اور مستحکم ہوتا ہے۔ کینہ اور بغض اور رشک و حسد کی آگ بجھ جاتی ہے۔ دلوں میں صفائی اور خاندانوں میں مخلصانہ رابطہ قائم ہوتا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ صلہ رحمی میں کونین کی فلاح اور کامیابی کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔

### رزق کی فراوانی کا سبب

اسی لئے رسول اللہ صلعم نے اس کو کلید کامرانی قرار دیا ہے۔ فرمایا۔ ان اعجل الطاعۃ ثوابا صلۃ الرحم حتی ان اھل البیت لیکونون فجارا فتنمو اموالھم ویکثر عددھم اذا وصلوا ارحامھم (الحدیث)

ترجمہ۔ وہ اطاعت جس کا نتیجہ بہت جلد (اس دنیا میں بھی) ظاہر ہو جاتا ہے صلہ رحمی ہے۔ حتیٰ کہ اگر خاندان کے آدمی بدکار بھی ہوں تو بھی ان کے مال اور تعداد (افراد) میں اضافہ ہوتا رہتا ہے بشرطیکہ وہ صلہ رحمی کرتے ہوں۔

ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا

"من سرہ ان یمد لہ فی عمرہ ویوسع لہ فی رزقہ فلیتق اللہ ولیصل رحمہ"

ترجمہ جس کے لئے یہ امر باعث مسرت ہو کہ اسکی عمر دراز ہو اور اس کو رزق کی وسعتیں حاصل ہوں تو اس کو چاہیئے کہ وہ خدا سے ڈرتا رہے اور صلہ رحمی کرتا رہے۔

### صلہ رحمی کے متعلق اقوال بزرگان سلف

۸۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر المومنین عمر سے دریافت کیا کہ مروت کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ "اللہ کا خوف اور صلہ رحمی"

۹۔ ایک حکیم نے اپنے بیٹے کو چند وصیتیں کیں ان میں ایک وصیت یہ بھی تھی کہ:-

"کہ اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق نہ کرنا اگرچہ وہ تمہارے ساتھ بدسلوکی سے پیش آئیں۔ اسلئے کہ انسان اپنا گوشت نہیں کھا سکتا خواہ وہ بھوکا ہی کیوں نہ ہو"

۱۰۔ ایک دوسرے حکیم کا مقولہ ہے۔ "جو صلہ رحمی کرے گا یعنی اپنے رشتہ داروں سے تعلق جوڑے رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے اپنا رشتہ قائم رکھے گا اور اپنی رحمت نازل کرتا رہے گا۔"

### صلہ رحمی کے متعلق ارشادات قرآنی

قرآن پاک میں سورۂ رعد میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

الذین یوفون بعھد اللہ ولا ینقضون المیثاق۔ والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویخشون ربھم ویخافون سوء الحساب ۔۔۔۔ اولئک لھم عقبی الدار۔ جنات عدن یدخلونھا الخ (رعد)

ترجمہ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ عہد عبدیت کو پورا کرتے ہیں اور اپنا قول و قرار توڑنے والے نہیں اور یہ لوگ وہ ہیں کہ اللہ نے جن رشتوں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے ان کو جوڑے رکھتے ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی سے اندیشہ ناک رہتے ہیں یہی لوگ ہیں کہ ان کیلئے عاقبت کا گھر ہے یعنی ہمیشگی کے باغ جن میں وہ لوگ خود بھی داخل ہوں گے اس کے مقابل جو لوگ عہد شکنی کرتے ہیں اور رشتے توڑتے ہیں اسکے نتیجہ میں اولئک لھم اللعنۃ ولھم سوء الدار ان کے لئے لعنت اور برا گھر کا ٹھکانا۔

۱۱۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے قطع تعلق کے نتیجہ میں ناقابل تلافی نقصان بھگتنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

الذین ینقضون عھد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک ھم الخاسرون (بقرہ)

ترجمہ۔ وہ لوگ جو اللہ سے مضبوط عہد باندھنے کے بعد اسے توڑ ڈالتے ہیں اور اللہ نے جن رشتوں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے ان کو قطع کر ڈالتے ہیں اور روئے زمین پر فساد پھیلاتے ہیں وہی لوگ خسارہ پانیوالے ہیں۔

۱۲۔ تیسری جگہ قرآن شریف میں ارشاد ہوا ہے

"واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا"

تم خدا سے ڈرتے رہو جس کے نام سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابت کے معاملہ سے بھی ڈرتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ تم سب کی نگرانی کر رہا ہے۔

نتیجہ:- قرآن پاک کے ارشادات اور احادیث کی

سمجھ کی روشنی میں ہمیں اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیئے کہ اس دور میں ہم کس حد تک "صلہ رحمی" کر رہے ہیں۔ کیونکہ اصل یہی زمانہ اس رنگ کے ثواب اور اجر کے حصول کا ہے۔ صلہ رحمی سے آپس کے درمیان اتحاد و اخوت زیادہ ترقی کریگی اور اسطرح ہم سب مل کر ایسی تعاون و ہمدردی سے دنیا و دین کے کاموں کو سدھار سکیں گے۔ وباللہ التوفیق

---

۶۶

قادیان میں جماعت احمدیہ کا چھیاسٹھواں

## سالانہ جلسہ ۱۹۵۷ء

### ۶ - ۷ - ۸ اکتوبر ۵۷ء کو منعقد ہو گا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کا چھیاسٹھواں سالانہ جلسہ ۶ - ۷ - ۸ اکتوبر کو یعنی دسہرہ کی تاریخوں کے مطابق منعقد ہوگا۔ جملہ پریذیڈنٹ و امراء صاحبان اور مبلغین سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کی اطلاع جماعتوں کو پہنچا کر تحریک کریں کہ زیادہ سے زیادہ دوست اس روحانی اجتماع سے مستفید ہونے کے لئے قادیان تشریف لائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۷ جون ۶۳ء

# خدمتِ اسلام کیلئے جماعت احمدیہ کا ٹھوس کام

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ۲۲ جون کو جرمنی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر ہونے والی مسجد کا افتتاح جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب جج عالمی عدالت نے فرمایا۔ اور مورخہ ۲۳ جون کو ریڈیو پاکستان سے دو دفعہ یہ مسرت افزا خبر نشر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس مسجد کی تعمیر بھی جماعت احمدیہ کے اُن ٹھوس کاموں میں سے ایک ہے۔ جو مغربی ممالک میں منظم طور پر جاری ہیں۔ اور جن کے خوشکن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی انہیں بےنظیر خدمات اسلامی کی تدرے تفصیل پر مشتمل ایک کتابچہ پر مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی نے ایسا تبصرہ فرمایا۔ جس کے الفاظ مخالفین احمدیت کا منہ بند کرنے کیلئے کافی ہیں:-

"ان کی مسجدوں اور ان کے اخبارات و رسائل کی فہرست اور اسی قسم کی دوسری تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر ان صفحات میں نظر آجائے گا اور ہم لوگوں کے لئے جو اپنی کثرت تعداد پر نازاں ہیں ایک تازیانہ غیرت کا کام دے گا۔ —
کاش ان لوگوں کے عقائد ہمارے جیسے ہوتے اور ہم لوگوں کی سرگرمی عمل ان جیسی"۔

(صدق جدید ۷ جون ۶۳ء)

اب کہاں ہیں اخبار اہلحدیث دہلی یا ترجمان دہلی کے مضمون نگار جو اپنے حجروں میں بیٹھ کر

"قادیانیت کا دم واپسیں" یا
"اب تحریک احمدیت پر حالت نزع طاری ہے"

(پرچہ اہلحدیث ۱۵ ۵/۶)

کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اپنے سے تو خدمت دین کے لئے کچھ ہو نہیں پاتا اور جو جماعت کفرستان میں محمد رسول اللہ کا جھنڈا گاڑ رہی ہے اور اُن ممالک کے بسنے والوں کو آپ کا دلدادہ و شیدا بنا رہی ہے۔ محض چند بے بنیاد باتوں کا سہارا لے کر محل اعتراض بنا رہے ہیں

سچ تو یہ ہے کہ نیکی کی توفیق بھی خدا ہی کے فضل سے نصیب ہوتی ہے۔ حضرت صادق مصدق صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب فرمایا

"من یرد اللہ بہ خیرًا یُفَقِّھْہُ فی الدین۔"

کہ جس شخص کو خدا تعالیٰ خیر و برکت دینا چاہے اُسے تفقہ فی الدین کی نعمت سے نوازتا ہے سو یہ قرآن مجید اور احادیث جماعت احمدیہ کے پاس ہیں۔ انہیں کی روشنی میں خدا تعالیٰ نے اُسے مہدیٔ دوران کو پہچاننے اور اُس پر ایمان لانے کی توفیق دی اور پھر اُس کی جماعت میں شامل ہو کر اُسے دینِ اسلام کی ایسی خدمات کی توفیق ملی۔ جس پر آج بڑے بڑے علماء کو رشک آرہا ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ:-

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

جماعت احمدیہ کا نظریہ بہت بلند ہے۔ وہ تمام دنیا میں اسلام کے پیغام کو پہنچانے کا عزم رکھتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ اُسے اس کی توفیق بھی دے رہا ہے۔ اور قدم قدم پر اس کی نصرت و تائید بھی فرماتا ہے۔ مگر جو لوگ اعتراض کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی آنکھیں ان تعمیری کاموں سے بند ہیں۔ وہ ہمیشہ جماعت احمدیہ کے نقائص کو سونگھتے پھرتے ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض منافقین کے متعلق اصلاحی قدم اُٹھایا اور چند ایسے افراد کی جماعت سے علیحدگی عمل میں آئی۔ جو خود جماعت کے ساتھ رہنے کی صلاحیت نہیں رکھتے تھے تو ان لوگوں نے خوب بغلیں بجائیں۔ اور اپنے ہی خیال میں سمجھنا شروع کر دیا کہ گویا اس جماعت پر حالت نزع طاری ہے۔ حالانکہ ایسی کارروائی تو جماعت کی زندگی اور اس کی زندہ قیادت کو ظاہر کرتی ہے۔ کیا کسی باغ کا مالی جب پھلدار پودوں کی نگہداشت کے لئے سوکھی اور بےکار شاخوں کو کاٹتا ہے تو کوئی عقل و خرد کا مالک اسے سرے سے باغ کی تباہی و بربادی پر محمول کرتا ہے؟

اصل بات یہ ہے کہ ایسے لوگ قرآن کریم کے ارشاد دیتربصون بکم الدوائر کے مصداق ہوتے ہیں وہ بزعم خود روحانی جماعت کو گردشِ روزگار کا نشانہ سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ حالانکہ خدا کی مخفی حکمتیں کچھ اور ہی ظاہر کر رہی ہوتی ہیں۔

بہرحال اس قسم کی بے پر کی اڑانے والے اگر سنجیدگی سے اسباب پر غور کریں کہ اگر جماعت احمدیہ کی حالت فی الواقعہ ایسی ہی ہے جیسی یہ بیان کرتے ہیں تو مساجد کی تعمیر کا یہ وسیع پروگرام اور اسلامی مبشرین کا غیر ممالک میں پیغام حق پہنچانے کے لئے اس طرح سلسلہ وار آنا جانا کون چلا رہا ہے؟

علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کی طرف سے خدمت دین کے ٹھوس کام کی مثالیں صرف بیرونی ممالک ہی میں منحصر نہیں۔ بلکہ ملکی تقسیم کے باوجود جماعت کے مرکز قادیان سے برابر اسلام کی پُرامن تعلیمات کی اشاعت تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ اور ملک کے اکناف و اطراف میں

ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ

کے مطابق پیغام حق پہنچایا جا رہا ہے۔ اگر کسی شخص کو تعصب کی پٹی کے باعث اس کا یہ کام نظر نہ آئے تو اس میں اس مقدس جماعت کا کیا قصور ہے۔

اور باتوں کو جانے دو صرف مثال "مذہبی رہنما" نامی کتاب پر جماعت احمدیہ کے ٹھوس کام کو لے لو اگر اس جماعت کے مقدس امام کی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں اس کتاب کو شائع کرنے والی امریکن کمپنی نے معانی طلب کی تو حضور ہی کی اصولی تعلیمات کی روشنی میں جب ہندی مسلمانوں میں اس کتاب کی وجہ سے بڑا جوش پھیلا ہوا تھا۔ اور وہ ملکی قوانین کی پاسداری نہ کرتے ہوئے ناپسندیدہ مظاہرے کر رہے تھے قادیان کے مرکز سے تمام ہندی مسلمانوں کے سامنے ایک عمدہ اور بہتر تجویز نہ صرف پیش کی گئی جو سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت سے تعلق رکھتی تھی بلکہ قادیان میں پہلے سے شائع شدہ ایک بہترین انگریزی کی کتاب اپنی وسعت کے مطابق ملک کے اکناف میں پھیلا دی گئی۔ اور اب مستقبل قریب میں اس کا ہندی ترجمہ بھی شائع ہو رہا ہے۔ بس یہ ہے حقیقی خدمت اسلام اور محبتِ رسول کا تقاضا!!

## "چونویں پھل" (گورمکھی)

## (Selected Flowers)

نظارت ہذا کی طرف سے صفحات کی یہ کتاب گورمکھی زبان میں چار ہزار کی تعداد میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ اس کتاب میں مستند تاریخی حوالجات سے بہت سا مواد جمع کیا گیا ہے جس کی غرض یہ ہے کہ ہمارے سکھ بھائیوں کے ایک طبقہ میں مسلمانوں کے متعلق جو بعض تاریخی غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں ان کا ازالہ کیا جائے اور باہم محبت اور بھائی چارے کے جذبات پیدا کئے جائیں۔ کیونکہ ہمارے بھارت کے موجودہ حالات میں تمام قوموں کے باہمی اتحاد و اتفاق کے لئے ایسا کرنا بہت ضروری ہے اور ہماری جماعت جو ساری قوموں کے درمیان رواداری۔ محبت اور اخوت پیدا کرنے کی علمبردار ہے اس کا فرض ہے کہ ایسا لٹریچر شائع کرتی رہے جو اس اہم غرض کو پورا کرے۔ سو الحمد للہ کہ یہ کتاب چھپ کر تیار ہو گئی ہے اور اس پر بارہ سو روپیہ سے زائد خرچ آتا ہے

جماعتہائے احمدیہ بھارت سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ گورمکھی دان سکھ اور ہندو دوستوں کے لئے یہ کتاب نظارت ہذا سے طلب فرمائیں۔ اور یہ بھی درخواست ہے کہ چونکہ کتب کی ترسیل کے نظارت کے پاس بجٹ کی کمی ہے۔ اس لئے جو جماعتیں اخراجات ڈاک برداشت کرنے کی توفیق رکھتی ہوں وہ آرڈر بھجواتے وقت یا تو اخراجات ڈاک کے لئے رقم ارسال فرما دیں یا لکھیں کہ اخراجات ڈاک کی رقم میں ان کو کتب وی۔ پی بھجوا دی جائیں۔ جو جماعتیں اور دوست استطاعت نہ رکھتے ہوں ان کو کتب بالکل مفت بھجوائی جائیں گی۔ فی کتاب بذریعہ بک پوسٹ بھجوانے پر قریباً ساڑھے تین آنے خرچ آئیں گے اور رجسٹری بھجوانے کی صورت میں نو آنے زائد خرچ ہوگا۔

اس کتاب کی تدوین و ترتیب اور اشاعت کے تمام مراحل محترم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے (ناظر امور عامہ قادیان) کے مرہون منت ہیں۔ اور نظارت ہذا اس موقعہ پر ان کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ چونکہ مولوی صاحب موصوف کافی عرصہ سے کچھ بیمار بھی چلے آتے ہیں۔ اس لئے احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعائے صحت فرمائی جاوے

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

## جناب پروفیسر علی احمد صاحب بھاگلپوری وفات پا گئے

ربوہ ۲۴ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ جناب پروفیسر علی احمد صاحب بھاگلپوری وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

خطبہ جمعہ

# تم عجز و انکسار کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آگے جھکو اور اسی سے التجا کرو کہ وہ تمہیں ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے

## اگر انسان پورے یقین کیساتھ خدا تعالیٰ کو پکارے تو اسکی پکار کبھی ضائع نہیں جاتی اور خدا تعالیٰ اسکی مدد کیلئے دوڑتا چلا آتا ہے

## رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرمودہ دعا اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم کو

## خصوصیت سے اپنا ورد بناؤ

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۴ر جون ۱۹۵۶ء

تشہد اور تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون (البقرہ ع ۲۳)

اس کے بعد فرمایا۔

اس آیت میں

### دعا کی قبولیت

کا اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان گر بتایا ہے۔ میں آج خطبہ پڑھ رہا ہوں یا اس سے پہلے بھی بعض دفعہ اس آیت کے متعلق خطبات پڑھ چکا ہوں۔ لیکن یہ آیت تیرہ سو سال سے قرآن کریم میں موجود ہے پس یہ آج کا نسخہ نہیں بلکہ تیرہ سو سال سے اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا نسخہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واذا سألک عبادی عنی فانی قریب کہ جب کبھی میرے بندے انسانی خداؤں سے ڈر کر پوچھیں کہ ہمارا آسمانی خدا کہاں ہے۔ ہم پر تو فرعون نے اور نمرود نے اور شداد نے اتنا تصرف کر لیا ہے کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ہم کہاں جائیں۔ اور کس طرح مصائب اور آفات سے رہائی حاصل کریں۔ وہ تو عرش پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور ہمیں نظر نہیں آتا۔ تو تو انہیں کہدے کہ تمہیں میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں فانی قریب

### میں خود تمہارے قریب آیا ہوا ہوں

اگر تمہارا باپ تمہارے کام آ سکتا یا تمہارا بھائی تمہاری مدد کر سکتا یا اور کوئی رشتہ دار تمہارے قریب ہوتا تو تمہیں دوڑ کر اس کے پاس جانا پڑتا۔ مگر اب تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں۔ میں آپ دوڑ کر تمہارے قریب آیا ہوا ہوں۔ پس تمہاری فریاد کے سننے جانے میں کوئی وقت نہیں لگ سکتا۔ دنیا میں تو تمہیں مدد حاصل کرنے کے لئے اپنے رشتہ داروں کے پاس دوڑنا پڑتا ہے۔ مگر یہاں یہ کیفیت نہیں بلکہ یہاں میں آپ دوڑ کر تمہارے قریب آ گیا ہوں پھر تمہیں کیا مشکل پیش آ سکتی ہے اجیب دعوۃ الداع اذا دعان جو شخص بھی کامل طور پر دعا کرنے والا ہو۔ میں اس کی دعا کو قبول کیا کرتا ہوں اور اسے کبھی خالی ہاتھ اپنی بارگاہ سے واپس نہیں لوٹاتا۔ مگر شرط یہ ہے کہ فلیستجیبوا لی آخر تمہاری میرے ساتھ کوئی رشتہ داری تو نہیں نہ میں تم میں سے کسی کا باپ ہوں اور نہ ہی کسی کا بیٹا ہوں میرے ساتھ تمہارا تعلق تو دوستی اور محبت سے ہی قائم ہے۔ اور دوستی میں یہی ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کی باتیں مانی جاتی ہیں پس بے شک میں ان کی

### دعائیں سننے کے لئے تیار ہوں

مگر وہ بھی تو میری سنیں اور میری باتیں مانیں۔ آخر یہ کیا بات ہے کہ وہ تو چاہتے ہیں کہ میں ان کی سنوں مگر وہ میری بات ماننے کے لئے تیار نہ ہوں۔ وہ چاہتے ہیں کہ میں ان کی سنوں تو وہ میری بھی سنیں اور میرے احکام پر چلیں۔ آگے فرماتا ہے ولیؤمنوا بی اب یہ سیدھی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام وہی مانے گا۔ جو ان پر ایمان بھی لائے گا۔ آخر ایک ہندو کیوں حج کرے گا۔ ایک ہندو کیوں روزہ رکھے گا۔ ایک ہندو کیوں زکوٰۃ دے گا۔ یا ایک عیسائی کیوں روزہ رکھے گا۔ وہ کیوں حج کرے گا۔ وہ کیوں زکوٰۃ دے گا۔ ایک عیسائی یا ہندو تبھی روزہ رکھے گا۔ اور تبھی حج کرے گا۔ اور تبھی زکوٰۃ دے گا۔ جب وہ مسلمان ہو جائے گا۔ پس جب خدا تعالیٰ نے پہلے کہہ دیا کہ فلیستجیبوا لی انہیں چاہیئے کہ وہ میری باتیں بھی مانیں تو ایمان اس کے اندر آ گیا پھر ولیؤمنوا بی کیوں کہا۔ اس کے متعلق

### یاد رکھنا چاہیئے

کہ فلیستجیبوا لی میں تو احکام پر عمل کرنے کی ہدایت ہے۔ اور ولیؤمنوا بی میں اسی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ تم دوسرے احکام پر ہی عمل نہ کرو۔ بلکہ اس بات پر بھی یقین رکھو کہ میں تمہاری دعائیں سن سکتا ہوں اور ان کے مطابق دنیا میں تغیرات پیدا کر سکتا ہوں۔ اگر تم یہ یقین نہیں رکھتے۔ تو پھر تمہارا دعا کرنا ہنسی اور تمسخر ہے۔ جیسے اگر کوئی شخص بت کے آگے روتا بھی ہے۔ اور چیخیں مار مار کر دعائیں بھی کرتا رہے تو بت نے کیا کر لینا ہے۔ اسی طرح اگر ایک شخص خدا تعالیٰ کے سامنے بیٹھ جاتا ہے اور اس سے دعائیں مانگنے لگ جاتا ہے۔ لیکن دل میں یہ یقین نہیں رکھتا کہ خدا اس کی دعاؤں کو سن سکتا ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کی ہتک کرتا اور اسے ایک بت کا درجہ دیتا ہے۔ لیکن اگر وہ پورے

### یقین کے ساتھ

خدا تعالیٰ کو پکارتا ہے۔ تو اس کی پکار کبھی ضائع نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ اس کی مدد کے لئے دوڑا چلا آتا ہے

### حضرت ابوہریرہؓ

کی ایک رشتہ دار عورت جو غالباً ان کی پھوپھی تھیں۔ ان کی کسی دوسری عورت سے لڑائی ہو گئی۔ جس میں ان کی پھوپھی نے اس عورت کو تھپڑ مارا جس سے اس کا

### دانت ٹوٹ گیا

اس عورت کا بیٹا یا بھتیجا مسلمان تھا اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دعویٰ دائر کر دیا اور کہا یا رسول اللہ جس طرح میری والدہ یا چچی کا دانت توڑا گیا ہے۔ اسی طرح ابوہریرہؓ کی پھوپھی کا بھی دانت توڑا جائے چونکہ حضرت ابوہریرہؓ ایک مخلص صحابی تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے سمجھایا کہ معاف کر دو۔ مگر اس نے کہا یا رسول اللہ میں معاف نہیں کر سکتا۔ میرے دل میں بڑی آگ ہے۔ جب تک ان کی پھوپھی کا بھی دانت نہیں نکالا جائے گا مجھے تسلی نہیں ہو گی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے پھر سمجھایا اور فرمایا کہ جانے دو۔ مگر وہ نہ مانا۔ جب کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سمجھانے کے باوجود وہ نہ مانا۔ تو حضرت ابوہریرہؓ نے سمجھ لیا کہ جو انسانی زور ہو سکتا تھا۔ وہ محمد رسول اللہ تک ہی ہو سکتا تھا۔ جب اس نے

### محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کی بات ماننے سے بھی انکار کر دیا ہے تو اب خدا ہی باقی رہ گیا ہے۔ اس کے سامنے مجھے اپنا ہاتھ پھیلانا چاہیئے۔ چنانچہ وہ جوش میں آ گئے۔ اور انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کہا کہ خدا کی قسم ابوہریرہ کی پھوپھی کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ اس فقرہ کا ان کے منہ سے نکلنا تھا کہ وہی مسلمان جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش کو بھی رد کر چکا تھا۔ خدا کا نام سن کر ڈر گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں معاف کرتا ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا میں بعض آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے سر میں مٹی پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ اور جن کے کپڑے میلے کچیلے ہوتے ہیں۔ مگر جب وہ کسی معاملہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کوئی بات کریں تو خدا آسمان سے ان کی قسم کو پورا کرنے کا فیصلہ کر دیتا ہے۔

### اب دیکھو

ابوہریرہؓ ایک غریب آدمی تھے۔ مگر جب انہوں نے قسم کھائی تو خدا آسمان سے ان کی مدد کے لئے اتر آیا۔ اور وہی مسلمان جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش کو بھی رد کر چکا تھا۔ اس نے بدلہ لینا ترک کر دیا۔ تو مومن کی دعا خدا تعالیٰ کے عرش کو بھی ہلا دیتی ہے۔ اور اس کے فرشتے انسان کی مدد کے لئے آسمان سے اترنے لگ جاتے ہیں۔

مجھے اس

### خطبہ کی ضرورت

اس لئے پیش آئی ہے کہ پچھلے دنوں متواتر مجھے مختلف مقامات سے احمدیوں کے خطوط پہنچے ہیں کہ مخالف انہیں دق کر رہے ہیں بعض نے اپنے افسروں کے متعلق لکھا ہے بعض نے اپنے علاقہ کے رئیسوں کے متعلق لکھا ہے بعض نے ملاؤں کے متعلق لکھا ہے۔ اور بعض نے دوسرے بعض صاحب اثر لوگوں کے متعلق لکھا ہے کہ وہ انہیں احمدیت کی وجہ سے تنگ کر رہے ہیں۔ میں ان سب سے کہتا ہوں کہ میں بھی ایک انسان ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں کہ میں ایک بشر رسول ہوں۔ اور میں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خادموں کا بھی خادم ہوں۔ پھر میرے بشر ہونے میں کیا مشتبہ ہو سکتا ہے۔

پس یہ ان کی ضرورت پوری نہیں کر سکتا ان کی ضرورت خدا ہی پوری کر سکتا ہے۔ پس ان کو چاہیئے کہ وہ

## خدا تعالےٰ سے دعا کریں

اور انہی الفاظ میں کریں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں کہ

اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم
ونعوذ بک من شرورھم

یعنی اے خدا ہمارے دشمن اتنے طاقتور ہو گئے ہیں کہ ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہم ان کی چھاتیوں کے آگے تجھے کھڑا کرتے ہیں۔ تا وہ شر جو دشمن ہمیں پہنچانا چاہتے ہیں اس سے ہم محفوظ رہیں۔ اور تیری تائید اور نصرت ہمارے شامل حال رہے۔ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ اس دعا کے نتیجہ میں بڑے سے بڑے طاقتور آدمی بھی اپنے ہتھیار پھینک دیتے ہیں۔ اور ان کی تمام تدبیریں خاک میں مل جاتی ہیں۔ پس میں

## جماعت سے کہتا ہوں

کہ وہ قرآن کریم کی اس آیت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر غور کریں۔ اور ان حالات میں خدا تعالےٰ سے دعا کریں کہ اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم اگر تم ان الفاظ میں خدا تعالےٰ سے دعا کرتے رہو گے۔ تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر تمہارے دشمن آسمان سے بھی اونچے چلے جائیں گے۔ تو خدا کے فرشتے ان کی ٹانگیں پکڑ کر اس طرح کھینچیں گے کہ ان کے جسم کا ذرہ ذرہ ہوا میں اڑ جائے گا

## سنہ ۱۹۵۳ء میں جب فسادات ہوئے

تو جھنگ کا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس میرے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ گستاخی تو ہو گی مگر میں حکم پہنچانے پر مجبور ہوں۔ ہوم سیکرٹری کی طرف سے گورنر صاحب کا آپ کے نام حکم آیا کہ آپ احرار کے متعلق کوئی بات نہ کہیں۔ اور نہ اخبار میں ان کے متعلق کچھ لکھیں۔ کیونکہ اس طرح جوش پیدا ہوتا ہے۔ میں نے کہا۔ ظلم احرار کر رہے ہیں۔ ہم کر رہے ہیں۔ ہمارے آدمیوں کا بائیکاٹ کیا جا رہا ہے یا احرار کا کیا جا رہا ہے۔ ہمارے آدمی قتل ہو رہے ہیں یا احرار کے آدمی قتل ہو رہے ہیں۔ اگر ہماری جماعت کے افراد مارے جا رہے ہیں۔ اگر ہماری جماعت کے افراد کا بائیکاٹ کیا جا رہا ہے۔ اور اگر ہماری جماعت کے افراد کے گھروں کو جلایا جا رہا ہے تو چاہیئے تھا کہ نوٹس اُن کو دیا جاتا مجھے کیوں نوٹس دیا گیا ہے۔ وہ کہنے لگا۔ میں تو نوکر ہوں۔ گورنر صاحب کا آرڈر آیا تھا جسے میں پہنچانے پر مجبور تھا۔ ورنہ میں نے تو پہلے ہی معذرت کر دی ہے۔ کہ مجھے اسس گستاخی کی معافی دی جائے۔ جب وہ اُٹھنے لگا تو میں نے کہا تم نے تو

## اپنا فرض ادا کر دیا ہے

اب مجھے بھی اپنا فرض ادا کرنے دو۔ تمہارے گورنر کو یہ دعویٰ ہے کہ وہ حکومت پاکستان کا نمائندہ ہے۔ اور مجھے یہ دعویٰ ہے کہ میں رب العرش کا نمائندہ ہوں۔ تم اپنے آپ کو اسی لئے محفوظ سمجھتے ہو کہ تم حکومت کی طرف سے آئے ہو اور تم سمجھتے ہو کہ اگر میری ہتک ہوئی۔ تو گورنمنٹ خود حرکت کرنے والے کو پکڑ لے گی۔ پس اگر تم کو یہ یقین ہے کہ میری ہتک پر گورنر میری مدد کو پہنچے گا۔ تو اگر میں خدا کا گورنر ہوں تو کیا خدا میری مدد کے لئے نہیں آئے گا۔ اس کے بعد میں نے اسے کہا کہ جاؤ۔ اور اپنے افسروں سے کہہ دو کہ قریب ہی میرا خدا ان کی گردنیں پکڑ لے گا اور جس طرح تمہارے گورنر نے اپنا حکم بھیجکر میری گردن مروڑی ہے۔ اسی طرح میرا خدا اس کی گردن مروڑ کر رکھ دے گا۔ چنانچہ سات دن کے اندر اندر گورنر کو برطرف کر دیا گیا اور اُسے واپس بلا لیا گیا۔

## اس واقعہ کا اتنا اثر تھا

کہ بعد میں جب سپرنٹنڈنٹ پولیس میری تلاشی کے لئے آیا۔ (اب چونکہ وہ پنشن لے چکا ہے اس لئے اسباب کے بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں) تو اس نے کہا کہ مجھے تو یہ حکم ہے کہ میں زنانے میں بھی گھس کر تلاشی لوں۔ مگر میرے دل میں آپ کا بڑا ادب ہے۔ آپ مجھے صرف اپنی دہلیز پر پیر رکھنے دیں میں لکھ دوں گا کہ میں نے تلاشی لے لی ہے۔ میں نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ اگر گورنمنٹ نے مجھ سے پوچھا تو میں یہی کہوں گا کہ میری کوئی تلاشی نہیں لی گئی اس لئے میرے ساتھ چلو اور تلاشی لو۔ پھر میں اسے اپنے ساتھ لے گیا۔ اور میں نے کہا یہ کاغذات موجود ہیں۔ ان کو دیکھ لو۔ وہ بار بار معذرت کرتا اور کہتا کہ حکم پورا ہو گیا۔ مگر میں نے کہا اس طرح نہیں۔ پہلے سارے کاغذات دیکھ لو۔ پھر حکم پورا ہو گا۔ اس نے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو بھی اندر بلا لیا تھا۔ چنانچہ سارے کاغذات اسے دکھائے گئے تاکہ گورنمنٹ کا حکم پورا ہو جائے۔ اس طرح خدا نے خود وہ بات پوری کر دی۔ جو میری زبان سے نکلی تھی اب کجا گورنر اور کجا میری ذات مگر سات دن کے اندر اندر اسے گورنری سے رخصت کر دیا گیا۔ اب تک وہ دکانیں کرتا پھرتا ہے۔

پس دعائیں کرو اور

## اللہ تعالےٰ سے اپنی مشکلات کا ازالہ چاہو

اور یاد رکھو کہ خواہ تمہاری مخالفت کرنے والے تمہارے ہمسائے ہوں یا علمائے دین ہوں۔ یا بڑے بڑے تاجر اور کارخانہ دار ہوں یا قوم کے لیڈر اور رئیس ہوں۔ اگر تم اخلاص سے یہ دعا کرو گے کہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ
وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر تم ان کے پاؤں کی خاک بھی ہو گے۔ تو اللہ تعالےٰ آسمان سے ہاتھ بڑھا کر ان کی گردنیں مروڑ دے گا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ صرف کُن کہتا ہے۔ اور

## زمین و آسمان میں تغیر

پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر تم اخلاص سے اس سے دعا کرتے رہو گے تو خدا تعالےٰ کہے گا کہ اے زمین و آسمان میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تمہارا ذرہ ذرہ اسی شخص کی تائید میں لگ جائے۔ بے شک تمہارا مخالف پانی چھان چھان کر پیئے۔ رات اور دن پرہیز کرتا رہے خدا تعالےٰ کہے گا کہ اے ہیضہ کے کیڑو تم اتنی تعداد میں اس شخص کے اندر داخل ہو جاؤ کہ دنیا کی کوئی دوائی اس پر اثر نہ کر سکے۔ اے انفلوئنزا کے کیڑو تم اتنی تعداد میں اس شخص کے اندر داخل ہو جاؤ کہ دنیا کی کوئی دوائی اس پر اثر نہ کر سکے۔ اے طاعون کے کیڑو تم اتنی تعداد میں اس شخص کے اندر داخل ہو جاؤ کہ دنیا کی کوئی دوائی اس پر اثر نہ کر سکے اور یہ تڑپ تڑپ کر مر جائے۔ اور میرا مومن بندہ خوش ہو جائے کہ میں نے اس کی تائید کی ہے۔ پس میں تمہیں

## یہی نصیحت کرتا ہوں

بے شک مجھے خط لکھ دینا بھی ایک مفید بات ہے۔ اس سے مجھے تحریک ہوتی ہے اور میں دعا کر دیتا ہوں۔ مگر اصل طریق یہی ہے۔ کہ تم خود عجز و انکسار سے خدا تعالےٰ کے آگے جھکو اور اس سے دعائیں کرو کہ وہ تمہیں دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے آخر یہ کس طرح مانا جا سکتا ہے کہ تم نے تو خدا تعالےٰ کے مامور کو مان لیا مگر خدا تمہاری بات نہیں مانے گا۔ اللہ تعالےٰ کسی کا احسان اپنے سر پر نہیں رکھتا۔

## قرآن کریم میں آتا ہے

کہ اعراب کہتے ہیں کہ ہم نے اسلام قبول کر کے خدا تعالےٰ پر احسان کیا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ تم احسان مت جتاؤ۔ خدا نے تم پر یہ احسان کیا ہے کہ اس نے تمہیں اسلام قبول کرنے کی توفیق دی ہے (حجرات ع ۲) پس جب کوئی شخص خدا تعالےٰ کے مامور کو قبول کرتا ہے۔ تو چونکہ خدا تعالےٰ یہ برداشت نہیں کرتا کہ اس پر کوئی احسان رکھے اس لئے وہ فوراً اسے اپنے انعامات سے نواز نا شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح اگر تم کو تکلیف دی جاتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ جلد ہی ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ تمہاری تکلیف دور ہو جائے گی۔ کیونکہ اگر وہ تکلیف دور نہ ہوئی۔ تو قیامت کے دن

## تم خدا تعالےٰ سے کہہ سکتے ہو

کہ لوگوں نے ہمیں دنیا میں یہ یہ تکلیفیں دی تھیں۔ اے خدا تو بتا کہ تو نے ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اللہ تعالےٰ اس کا یہی جواب دے سکتا ہے کہ تمہارے بڑے دشمن تھے جن کو میں نے ہلاک کر دیا۔ اور تمہیں ان کی شرارتوں سے محفوظ رکھا۔ آخر صحابہ ؓ کو بھی بڑی بڑی تکلیفیں پہنچی تھیں جب مرنے کے بعد وہ خدا تعالےٰ سے کہیں گے کہ الٰہی تیری خاطر ہم نے اپنا وطن چھوڑا۔ بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کو چھوڑا۔ لڑائیاں کیں۔ مالی اور جانی قربانی کی۔ تو خدا تعالےٰ انہیں کہے گا۔ کہ تمہیں یاد ہے تم سوکھی روٹیاں کھاتے تھے اور تمہیں تن کے پورے کپڑے بھی میسر نہیں تھے۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ تمہارا امام نماز پڑھاتا تو سجدہ میں جاتے وقت وہ ننگا ہو جاتا تھا۔ مگر پھر میں نے سارے عرب کا تمہیں بادشاہ بنا دیا۔ اور مکہ کے وہ بڑے بڑے سردار جو تمہیں جوتیاں مارتے تھے وہ تمہارے سامنے غلاموں کی طرح پھرنے لگے۔ اب بتاؤ میں نے تم پر کتنا بڑا احسان کیا تھا اور یقیناً انہیں ماننا پڑے گا۔ کہ خدا نے ہم پر احسان کیا تھا۔ اگلے جہان میں وہ نعمتیں انہیں ملیں گی۔ ان کو جانے دو۔ اس جہان کا انعام ہی اس خدمت کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھا جو انہوں نے خدا تعالےٰ کے دین کے لئے کی۔ پس خدا تعالےٰ سے دعائیں مانگو اور

## یقین رکھو

کہ وہ تمہاری سنے گا۔ پھر دیکھنا کہ بڑی سے بڑی طاقت بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ ×

# مسلمانوں کی خستہ حالت

از مکرم محمد ولی الدین صاحب حیدرآبادی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

(۲)

**اخلاقی حالت** اور کیا مسلمانوں کی اخلاقی حالت بھی نازک صورت اختیار کر چکی ہے۔ فحش و تفحش پر مسلمان ناز کرتے ہیں۔ عورتیں پردہ سے نفرت کرنے لگی ہیں۔ اور نا دا جب آزادی کی طرف قدم بڑھا کر حیا کی چادر کو تار تار کیا جا رہا ہے آج مسلمانوں کی علامات کیا ہیں یہی کہ اگر ذلیل و خوار ہیں تو مسلمان۔ جاہل و کاہل ہیں تو مسلمان سود خوار اور خائن ہیں تو مسلمان۔ اسلام سے بدظن بھی ہیں تو مسلمان ؛ اور علوم جدیدہ کے دلدادہ۔ پراگندہ حال اور بدنظم اور ارشاد تفترق امتی علیٰ ثلث وسبعین ملۃً کلھم فی النار کے مطابق ۷۲ فرقوں میں منقسم اور دنیا ہی میں بدحالی کی آگ میں مبتلا ہیں تو مسلمان۔ یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چلنے والے اور اندھی تقلید پر فخر کرنے

---

✗ دیکھو مفتی محمد صادق صاحب جب امریکہ گئے۔ تو سرکاری عملہ نے انہیں روک لیا اور امریکہ میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی۔ اس وقت میں نے ایک نظم لکھی۔ جو "کلام محمود" میں ہے اور جس کا ایک شعر یہ ہے کہ؎

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں
اغیار کا بھی بوجھ اٹھانا پڑے ہمیں

**اس کا نتیجہ یہ ہوا**

کہ وہ حکومت جس نے انہیں روکا تھا ٹوٹ گئی اور جو دوسری حکومت قائم ہوئی ہے اس نے حکم دیدیا ہے کہ احمدی مبلغوں کے آنے میں کوئی روک نہ پیدا کی جائے بلکہ اب صرف احمدی مبلغوں کو ہی اجازت نہیں دی جاتی بلکہ ہر سال پاکستانیوں اور ہندوستانیوں کی ایک بڑی تعداد کو بھی اجازت دی جاتی ہے۔ پہلے صرف جرمن اور انگریز وہاں جا سکتے تھے۔ مگر اب پاکستانی اور ہندوستانی بھی بڑی تعداد میں وہاں جا سکتے ہیں۔ پس خدا تعالےٰ کے فضلوں سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے اور انسانوں کی طرف نہیں دیکھنا چاہیئے۔ یہ انسان تمہارے پاؤں کی انگلی کی میل سے بھی زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ اور جب خدا چاہے گا انہیں کچل کر رکھ دے گا۔ مخالفتیں ایک عارضی چیز ہیں۔ تمہیں اصل توکل خدا پر رکھنا چاہیئے۔ کہ وہی مدد کرنے والا اور دشمنوں پر غلبہ دینے والا ہے۔

(الفضل ۲۲/۶/۵۶)

---

والے ہیں تو مسلمان۔ ساقط عن الاعتبار اور مختلف اوہام باطلہ کے شکار غرض وہ کونسی برائیاں کمزوریاں غلطیاں اور قابل شرم حرکات ہیں جو ان میں موجود نہیں۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی خبر دی تھی کہ لتتبعن سنن من کان قبلکم شبراً بشبر وذراعاً بذراع پس ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے!!

**علمی حالت** ایک زمانہ تھا کہ مسلمان عورتیں بھی فقیہہ اور علوم دینیہ میں ماہر تھیں۔ حضرت فاروق اعظم خلیفۃ المسلمین نے فرمایا تھا کہ انصار کی عورتیں بھی عمرؓ سے زیادہ قرآن جانتی ہیں۔ حضرت عائشہؓ ام المومنین کے علم اور آپ کی فقاہت کا کون انکار کر سکتا ہے۔ مسلمانوں کا بچہ بچہ قرآن کریم سے ایسا واقف اور قرآنی علوم پر ایسا عبور رکھتا تھا کہ وہ بڑے سے بڑے عالم کے فتویٰ پر جرح کر سکتا تھا۔ لیکن یہ جرح نادانی یا جہالت کے باعث نہیں بلکہ دلائل کی بنا پر۔ مگر آج علم دین کا یہ حال ہے کہ سوائے چند ایک ایسے لوگوں کے جو دوسرے علوم سیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے علم دین کی طرف کوئی خاص توجہ ہی نہیں۔ اسی علم دین اور علم قرآن کی ناواقفیت کی بنا پر ہی مسلمانوں پر ادبار کی ظلمت چھا گئی ہے؎

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ تعلیم قرآں کو جب بھلایا

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں میں علم دین تو مفقود ہی تھا مگر دنیوی علوم میں وہ دوسری اقوام کے مقابلہ میں کچھ بھی چیز ہی نہیں دنیوی علوم میں ابھی طفل مکتب بنے ہوئے ہیں۔

**تمدنی حالت** ذرا تمدنی حالت کا مشاہدہ کیجیے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ لباس میں وضع قطع میں لین دین و معاملات میں مجلس و خانگی زندگی کے ہر شعبہ میں غیر معمولی طور پر اغیار کی مشابہت اختیار کی جا رہی ہے۔ آج مسلمان باہم ملاقات کے وقت السلام علیکم کہنا اپنی ہتک خیال کرتے ہیں اور اس کی بجائے آداب عرض ہے، تسلیم اور بندگی وغیرہ الفاظ کا رواج دیکھیں گے۔ گویا بالفاظ دیگر ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج کا مسلمان یہ نہیں چاہتا کہ اب مسلمان بھائی پر خدا کی سلامتی ہو۔

آج مسلمانوں میں عزت دین کی وجہ سے نہیں بلکہ بوجہ مال اور سیاسی اعمال و سیاسی عہدوں کی بنا پر تصور کی جاتی ہے۔ پہلے مالدار اور دولتمند لوگ علماء کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے۔ اور اب علماء اس امر میں فخر محسوس کرتے ہیں کہ انہیں کسی امیر کی دوستی کا فخر حاصل ہے عزت نصیب ہے کوئی شخص کس قدر ہی بے دین کیوں نہ ہو مسلمانوں کے حقوق کا نام لے کر کھڑا ہو جائے جھٹ مسلمانوں کا لیڈر بن جائے گا کوئی پوچھنے والا نہیں کہ یہ شخص اسلام سے واقف بھی ہے یا نہیں اور اسلام پر قائم بھی ہے! پھر مسلمانوں کا لیڈر کیونکر بن گیا؟

آج جو قرآن مجید اور سنت رسول اللہ کا کامل متبع ہے اس سے بدتر انسان مسلمانوں میں کوئی نہیں سمجھا جاتا حتیٰ کہ ناشستہ عورتوں، بے نمازوں، خائنوں جھوٹوں اور خدا اور رسول کو برا کہنے والوں سے ملنا اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا تو جائز سمجھا جاتا ہے لیکن جن لوگوں نے آسمانی آواز پر لبیک کہا۔ اور اُن کے اعمال، اخلاق اسلام کی جیتی جاگتی تصویر ہیں۔ ان کو دھتکارا جاتا ہے اور ان سے دشمنی رکھی جاتی ہے

آج مسلمان عربی زبان سے غافل ہوتے جا رہے ہیں۔ حج کی سب سے بڑی غرض یہی تھی کہ اس کے ذریعہ اجتماع اسلامی قائم رہے۔ لیکن عربی زبان کو ترک کر دینے کے سبب وہاں لوگ جمع ہو کر بھی فریضہ کے ادا کرنے کے سوا اجتماعی یا ملی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر مسلمان عربی زبان کو زندہ رکھتے تو یہ زبان دنیا کے چاروں گوشوں کے لوگوں کو ایک ہی مضبوط رسی میں باندھ دیتی جو ہر دشمن اسلام کے حملہ کو ناکارہ بنا دیتی۔

عورتوں کی بے راہروی عیاں ہے۔ اول تو عورتیں پردہ کرتی ہی نہیں اور اگر کرتی بھی ہیں تو مروجہ کپڑوں سے پردہ کی غرض ساقط ہو جاتی ہے۔ اگر یہیں تک نوبت پہنچتی تو غنیمت تھا۔ مگر عرب ممالک کی اکثر عورتیں تو خصوصیت سے اہل یورپ و امریکہ کی تقلید میں قابل ستر اعضاء کو عریاں کرتی مردوں کا لباس زیب تن کرنے میں فخر محسوس کرتی ہیں۔ مردوں پر حکمرانی کرتی ہیں۔ اور شاید اس کا ردعمل مردوں پر اسی رنگ میں ہوا ہے کہ وہ عورتوں جیسا بناؤ سنگار کرنے لگے ہیں۔ پھر سینما گھروں، تھیٹروں اور سرکسوں وغیرہ میں جائیے۔ آپ کو مسلمانوں ہی کی اکثریت ملے گی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مسلمانوں کو یہ بھی دن دیکھنے تھے!!

**سیاسی حالت** دنیا جانتی ہے کہ اسوقت مسلمان کسقدر مصائب و مشکلات کی چکی میں پس رہے ہیں۔ مسلمانوں کی حکومتیں ان کا اقتدار شان و شوکت جاہ و حشمت سب خاک میں مل گئیں اور یہود کی طرح دوسروں کے رحم پر ان کی زندگی کا انحصار ہے اگرچہ نام کی اسلامی حکومتیں موجود ہیں مگر کام کی ایک بھی نہیں۔ سبھوں کو اپنی حکومت قائم رکھنے کے لئے اغیار کی مدد کی ضرورت ہے!!

آج الجیریا کے مسلمانوں پر جو ظلم و ستم ڈھایا جا رہا ہے۔ ہر ایک شخص جانتا ہے پانچ لاکھ مسلمان شہید کر دیئے جاتے ہیں لاکھوں مسلمانوں کو گوناگوں مصائب و مشکلات کی بھٹی میں ڈالا جاتا ہے مگر عالم اسلام بے بس ہے طاقت کا مقابلہ کیسے کرے!!

---

غرض مسلمان آج مذہبی اخلاقی علمی عملی اجتماعی تمدنی معاشرتی سیاسی مالی ہر لحاظ سے ہی ذلت و نکبت ادبار و انحطاط کے گڑھے میں گرے ہوئے ہیں اور امت محمدیہ کی یہ حالت پکار پکار کر کسی مصلح کی ضرورت کا اقرار کر رہی ہے یہی وجہ تھی کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے ادبار کے زمانہ میں مسلمانوں میں سے ہی ایک مسیح کے مبعوث ہونے کی بشارت کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم امامکم منکم کے مبارک الفاظ میں دی تھی۔

پس جب رب العلمین خدا نے دیکھا کہ خیر امت اور اپنے حبیب پاکؐ کے ماننے والے اپنی کمزوریوں بداخلاقیوں اور دین اسلام کی خوبیوں و فضائل سے ناواقفیت اور دین محمدی کے دشمنوں کی وسوسہ اندازی کے باعث شکوک و شبہات کا شکار بن چکے ہیں۔ گوناگوں آفتیں چاروں طرف اژدہا کی طرح منہ کھولے مسلمانوں کو نگلنے کے لئے تیار ہیں:

— تو —

رحمت خداوندی نے خیر امت کی اس نازک حالت کو دیکھ کر جوش مارا۔ کمال فضل و رحم سے اس نازک وقت میں عالم اسلام کی دستگیری کرنے، بے راہ روں کو راہ پر لانے اور جادۂ مستقیم پر چلانے کے لئے عین وقت میں سرزمین قادیان سے ایک مقدس انسان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا کے فرمان نبوی کے عین مطابق اس صدی کے سر پر مبعوث فرمایا۔ اس مقدس انسان نے؎

چوں دور خسروی آغاز کردند

کے بموجب اپنی مقدس زندگی کا ایک ایک لمحہ مسلمانوں اور بنی نوع انسان کی ہمدردی و اصلاح میں صرف کیا۔

لیکن افسوس کہ جب گمراہی کی رات ختم ہونے کو آئی اور سپیدۂ سحر نمودار ہوا، پو پھٹی اور آفتاب ہدایت کے طلوع کا وقت آیا تو سوائے چند سعید روحوں کے اکثریت نے حسب سابق اپنی کذب آلود موہنوں کی پھونکوں سے اس شمع ہدایت کو بجھانے کی ناکام کوشش کی یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم

(باقی صفحہ ۲ پر)

# شذرات!

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

(۱) انفلوائنزا۔ اس وقت بھارت انفلوائنزا سے متاثر ہو رہا ہے۔ بمبئی میں ۱۹ جون تک تک لگ بھگ دس لاکھ آدمیوں پر اس کا حملہ ہو چکا ہے۔ بمبئی میونسپل اور بمبئی گورنمنٹ اس پر روزانہ ایک لاکھ روپے خرچ کر رہی ہے عام طور پر کہا جاتا ہے کہ بیس اور چالیس سال کی عمر کے لوگ اس کی زد میں آتے ہیں۔ لیکن ان کا یہ اندازہ غلط ثابت ہوا۔ بچے بھی بکثرت متاثر ہوئے اور مرنے والوں میں تو نصف تعداد بچوں ہی کی ہے۔

انفلوائنزا ایک متعدی قسم کا نزلہ ہے جسم میں درد۔ پیاس اور نقاہت اس کی خاص علامات ہیں۔ اس کے جراثیم جسم میں داخل ہونے کے بعد دو تین یا چھ دن اپنا اثر دکھاتے ہیں۔ ڈاکٹروں کی تحقیق کے مطابق عام حالات میں اس کے جراثیم ایک ماہ تک زندہ رہتے ہیں۔ اور اگر اس سے زیادہ دن زندہ رہ جائیں تو نہیں کہا جا سکتا کہ کیا قیامت ڈھائیں۔

سنہ ۱۹۱۸-۱۹ء میں بھی ہندوستان اس مرض کا شکار ہو چکا ہے۔ اس وقت ہندوستان میں اس مرض سے قریب قریب ستر لاکھ آدمی ہلاک ہوئے۔ یو۔ پی میں بیس لاکھ اور صوبہ بمبئی میں دس لاکھ۔

اب کے یہ بیماری ہانگ کانگ سے مدراس کے راستہ ہندوستان میں داخل ہوئی ہے۔ ۱۱ مئی کو بمبئی پر اس کا پہلا حملہ ہوا۔ پہلے یہ حملہ بہت ہلکا تھا۔ لیکن اب موتیں واقع ہو رہی ہیں۔ کہتے ہیں سنہ ۱۹۱۸-۱۹ء میں بھی ابتدائً اس کا حملہ خفیف ہی تھا۔ لیکن بعد میں مہلک صورت اختیار کر گیا۔

سائنس بہت ترقی کر گئی ہے۔ لیکن چیچک وغیرہ کی طرح ابھی تک کوئی اینٹی انفلوائنزا دوا دریافت نہیں ہوئی۔ مگر اب یہ خبر گرم ہے کہ یہ بیماری امریکہ بھی پہنچ گئی ہے امید ہے کہ اہل امریکہ اس کی خوب خبر لیں گے

اہل مذاہب اگر اپنے مذہبی صحیفوں پر ایک نظر ڈالیں تو معلوم کہ ایسی بیماریاں ایک موعود کے ظہور کی علامات کے طور پر بیان کی گئی ہیں۔ ہر نوشتہ میں یہ کہا گیا ہے کہ جب دنیا اس موعود سے انکار کرے گی۔ فسق و فجور اور جنگ و جدل میں مبتلا ہوگی۔ تو خدا وبا بھیج کر انہیں ہلاک کرے گا۔ اس ایٹمی دور میں اس بلا کو دیکھ کر ہم محسوس کرتے ہیں کہ مخلوق حکم خدا کے سامنے کتنی مجبور ہے۔ اور تقدیر الٰہی خاموشی سے اپنا کام کر جاتی ہے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے کتنا درست فرمایا:۔

ایک نہ ایک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے
چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکم خدا کے سامنے

## ۲۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور روسی مصنفین

بمبئی کو "ترکستان" D.R.6

کی تحریک آزادی" کے عنوان سے ایک بلیٹن موصول ہوا ہے۔ اس میں مشجوی پارٹی جکارتا انڈونیشیا کے لیڈر NATSIR نے ایک مشہور روسی مصنف ٹالسٹائی کا یہ قول درج کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حقیقی وجود نہیں گذرا۔ بلکہ مسلمانوں نے محض زیب داستان کے لئے یہ نام وضع کر لیا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرے روسی پروفیسر L.I. KLIMOVICH کا یہ قول نقل کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود محض فرضی طور پر مان لیا گیا ہے اس بلیٹن میں یہ بھی ہے کہ بنڈونگ کانفرنس میں چین کے وزیر اعظم چو۔ این لائی نے بھی ایسے روسی مصنفوں کے حوالے دیئے۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کو فرضی مانتے ہیں۔

منکرین خدا نے جب خدا کے متعلق یہ خیال پیش کیا تھا کہ

فطرتاً ہی آدمی کی ہے مبہم سا ایک خوف
اس خوف کا کسی نے خدا نام رکھ دیا

تو ایک حد تک انہیں معذور سمجھا گیا تھا۔ لیکن ان روسی دہریوں کی یہ جسارت قابل دید ہے کہ تاریخ کی سب سے بڑی حقیقت سے انکار کر دیا

روسی مفکروں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے مطالعہ تاریخ کے وقت بڑے گہرے غور و فکر سے کام لیا ہے لیکن ہم نہیں سمجھ سکتے کہ آخر یہ کیسی تحقیق ہے کہ ایک ایسے تاریخی انسان کے وجود سے انکار کر دیا گیا جن کا سلسلہ ایک لمحہ کے لئے بھی تاریخ کی نظروں سے اوجھل نہیں ہوا۔ اسلام کی تاریخ اتنی مسلسل و مربوط ہے کہ بعثت محمدی کل کی بات معلوم ہوتی ہے۔ اور آپ کی یادگار کے طور پر اس وقت بھی کم سے کم چالیس کروڑ انسان موجود ہیں۔ ایشیا و افریقہ کا چپہ چپہ آپ کے وجود کی شہادت دے رہا ہے۔ یورپ کا سپین۔ سسلی۔ ترکی۔ قسطنطنیہ۔ فرانس اور خود روسی ترکستان وغیرہ آپ کے حقیقی وجود کے گواہ ہیں۔

اگر روسی مصنفین ایسے زندہ۔ مستند اور حقیقی انسان کے وجود سے انکار کرتے ہیں۔ تو اسے تحقیق نہیں۔ بلکہ کمیونزم کی اس مخصوص ذہنیت کا مظاہرہ کہیں گے جو ہمیشہ حقائق و واقعات سے انکار کرنے پر آمادہ رہتی ہے۔

اب اہل نظر کو غور کرنا چاہیئے کہ جب روسی زعماء کو تاریخ کی اتنی بڑی حقیقت نظر نہیں آئی تو پھر وہ حقائق کیا نظر آئے ہوں گے۔ جو بہر صورت اس سے چھوٹے اور کم درجہ کے ہیں۔

## ۳۔ عربی ام الالسنہ ہے

مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریر تعلیم اسلام (اسلامی اصول کی فلاسفی) پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اصل لیکچر ترجمانی جمہور امت ہی کے عقائد کی پائی جاتی ہے۔۔۔ ۔۔۔ اور جز اس کے کہ بیان میں طوالت بہت زیادہ ہے اور صفحہ ۲۶-۲۷ پر لفظ خنزیر کی تحقیق عجیب و غریب درج ہے کتاب اپنے موضوع پر بہ حیثیت مجموعی قابل دید ہے۔"

علامہ محترم سے عرض ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خنزیر کی جو تشریح فرمائی۔ اس کی بنیاد دو باتوں پر ہے۔ ایک یہ کہ عربی کے اسماء مسمیات کے اوصاف و حالات پر دلالت کرتے ہیں۔ دوسری یہ کہ عربی ام الالسنہ ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں باتوں پر اپنی تصانیف منن الرحمان وغیرہ میں جامع و مانع روشنی ڈالی ہے۔ اور حسب ضرورت عربی اسماء کی انہیں اصول کے ماتحت تشریح کی ہے۔ ہمارے علماء کے لئے واقعی یہ حیرت کی بات ہے۔ مگر کامل استقصاء و تتبع کے بعد یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے۔ قرآن کریم نے وعلّم آدم الاسماء کلّھا کہہ کر اس نکتہ کی طرف رہنمائی کی تھی۔ لیکن عربی زبان کی یہ خوبی آج تک پردۂ اخفاء میں رہی تا آنکہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر یہ پردہ اٹھایا۔ اور عربی کا یہ معرفت انگیز حسن آنکھوں کے سامنے آگیا۔

اگر محض اظہار تعجب کی بجائے لغت کی طرف رجوع کیا جاتا تو معلوم ہوتا کہ مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لفظ خنزیر اور سؤر کی جو تشریح فرمائی لغت اس کی تصدیق کرتی ہے۔ واضع نے اس جانور کے لئے وہ لفظ وضع کیا جو اس کی صفات و حالات پر دلالت رکھتا ہے۔ اور پھر ہندی میں اس کو سؤر عربی کے ام الالسنہ ہونے کی وجہ سے کہا گیا ہے۔

ہمارے علماء کرام کو چاہیئے کہ چند اختلافی مسائل کو چھوڑ کر کبھی حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان نادر تحقیقات کی طرف بھی توجہ مبذول فرمائیں۔ جو تمام امت کے مشترکہ مسائل ہیں۔

## ۴۔ ریلیجس لیڈرز کے پبلشر کا معافی نامہ

(ریلیجس لیڈرز کے پبلشر) کا معافی نامہ

لیڈرز کے معافی نامہ کا ہندوستان کے تین موقر جرائد میں ذکر آیا۔ روزنامہ انقلاب بمبئی۔ بریان دہلی اور صدق جدید لکھنؤ۔

صدق جدید نے اس معافی نامہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا کہ

"اپنے ان کارناموں سے امام جماعت احمدیہ ان لوگوں کے دلوں میں گھر لیں گے۔ جو مابہ الاختلاف پر مابہ الاشتراک کو ترجیح دیتے ہیں (ار کمال تال) واقعی مولانا نے یہ کہہ کر لاکھوں دلوں کی ترجمانی کر دی۔ اگر احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان مشترک مسائل کی تلاش کی جائے۔ تو معلوم ہو کہ سوائے چند باتوں کے باقی تمام مسائل احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان مشترک ہیں۔ ایمان مجمل و مفصل کلمہ طیبہ۔ ارکان اسلام۔ قرآن کریم۔ جنت و دوزخ ان تمام امور پر احمدیوں کا ایمان ہے۔

اسی طرح معاشرتی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے۔ تو احمدی بھی داڑھی رکھتے ہیں۔ ذبیحہ کھاتے ہیں۔ ان کی عورتیں پردہ کرتی ہیں۔ اور یہ شعائر اسلام کا پورا پورا احترام کرتے ہیں بلکہ زیادہ پابندی اور مجاہدہ کے ساتھ اختلاف ہے تو صرف وفات مسیح و اجرائے نبوت پر۔ لیکن یہ اختلافات بھی اس وقت ختم ہو جاتے ہیں۔ جب اکابر اسلاف کے اقوال دیکھے جاتے ہیں۔ اب نہیں کہ ان دونوں مسائل کے متعلق احمدی منفرد ہیں۔ کسی محدث۔ فقیہ و صوفی نے یہ بات نہ کہی ہو۔ بلکہ اکثر اکابر امت نے ان دونوں مسائل کے متعلق وہی کہا جو احمدی کہتے ہیں اس طرح اگر وسعت نظر اور رواداری سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہو کہ کوئی مسئلہ احمدیوں کا خانہ زاد نہیں۔ بلکہ احمدیوں کو بہت سے اکابر امت کی تائید حاصل ہے۔

لہٰذا کیا اب ہم یہ امید رکھیں کہ مسلمان چند جزوی مسائل کو چھوڑ کر مابہ الاشتراک کو ترجیح دیں گے۔ احمدیوں کو خادم اسلام سمجھیں گے۔ اور تبلیغ اسلام و اشاعت دین میں ان کی طرف دست تعاون بڑھائیں گے؟!

### دنیا کی بے ثباتی

اے محبِ جاہ دنیا! یہ رہنے کی جا نہیں
اگلوں کو پہلے لوگوں سے کوئی رہا نہیں
دیکھو تو جا کے ان کے مقابر کو اک نظر
سوچو کہ اب سلف ہیں تمہارے گئے کدھر
اک دن وہی مقام تمہارا مقام ہے
اک دن یہ صبح زندگی تم پر شام ہے

# جماعت احمدیہ کے ذریعہ اشاعت اسلام کی عظیم الشان مہم

از مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر۔ مولوی فاضل۔

(۱)

ناظرین کرام سے بہ نہایت ادب سے درخواست ہے کہ اس مضمون کو غور سے پڑھیں اور دیکھیں کہ کن پاکیزہ اغراض و مقاصد کے پیش نظر اس مقدس جماعت کا قیام ہوا۔ اور پھر اس کی تاریخ پر نظر کریں کہ کس طرح حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نصرت و تائید کی اور افراد کی ایک فعال جماعت تیار ہو گئی جو ہر زمانہ کی روحانی جماعت کی طرح بتدریج ترقی کرتی جا رہی ہے جس کے افراد اسلام کا زندہ نمونہ اور جیتی جاگتی تصویر ہیں!! (ایڈیٹر)

آج سے نصف صدی قبل دین حق کی بیچارگی اور درماندگی اور اس پر دشمنان اسلام کی یلغار کو دیکھ کر ایک دردمند دل تڑپ اٹھا اور اسلام کو ایک زندہ مذہب اور غالب مذہب ثابت کرنے کے لئے اس نے جدوجہد شروع کر دی۔ اسی سلسلہ یعنی اسلام کی فتح عظیم کے لئے اس نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں بھی کیں جس کے نتیجہ میں اس پر بہت انکشافات ہوئے۔ ادھر سے پوری طرح تسلی پا کر انہوں نے ذیل کا اعلان جاری فرمایا:۔

"اسلام کی حقیقی فتح اس میں ہے کہ جیسے اسلام کے لفظ کا مفہوم ہے۔ اسی طرح ہم اپنا وجود خدا تعالیٰ کے حوالے کر دیں۔ اور اپنے نفس اور اس کے جذبات سے بکلی خالی ہو جائیں۔ اور کوئی بت ہوا و خواہش نفسانی اور ارادہ اور مخلوق پرستی کا ہماری راہ میں نہ رہے۔ اور بکلی مرضیات الٰہیہ میں محو ہو جائیں اور بعد اس فنا کے وہ بقا ہم کو حاصل ہو جائے۔ جو ہماری بصیرت کو ایک دوسرا رنگ بخشے۔ اور ہماری معرفت کو ایک نئی نورانیت عطا کرے۔ اور ہماری محبت میں ایک جدید جوش پیدا کرے۔ اور ہم ایک نئے آدمی ہو جائیں۔ اور وہ ہمارا قدیم خدا بھی ہمارے لئے ایک نیا خدا ہو جائے یہی فتح حقیقی ہے۔ جس کے کئی شعبوں میں سے ایک شعبہ مکالمات الٰہیہ بھی ہیں۔ اگر یہ فتح اس زمانے میں مسلمانوں کو حاصل نہ ہوئی۔ تو مجرد عقلی فتح انہیں کسی منزل تک پہنچا نہیں سکتی۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ اس فتح کے دن نزدیک ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف سے یہ روشنی پیدا کرے گا۔ اور اپنے ضعیف بندوں کا آمرزگار ہو گا۔

(اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

مطبوعہ ریاض پریس امرتسر

یہ تھا سلسلہ احمدیہ کا بنیادی تصور اس کے بعد اسلام کے اس حقیقی دردمند نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک قدم اور آگے بڑھایا۔ اور ۱۲؍ جنوری ۱۸۸۹ء کو ایک اشتہار بعنوان "تکمیل تبلیغ" شائع فرمایا اور مسلمانوں میں سے اس طبقے کو جو دین حق سے سچی محبت اور اس کی سربلندی کا دل سے متمنی تھا مخاطب کرتے ہوئے ذیل میں درج شدہ ارشاد الٰہی کا اعلان کیا۔

اذا عزمت فتوکل علی اللہ واصنع الفلک باعیننا ووحینا۔ الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔

کہ جب تو نے (اسلام کو فتح مند کرنے کے لئے) پختہ ارادہ کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر اور ہماری آنکھوں اور ہمارے اشارے سے کشتی بنا۔ جو لوگ تیرے ہاتھ میں ہاتھ دیں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہاتھ دینے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہو گا۔

یعنی اس کی مدد ان کے شامل حال ہو گی۔ اس القاء ربانی میں آپ کو بیعت لینے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس بنا پر طالبانِ حق کے لئے مندرجہ ذیل شرائط بیعت کا اعلان فرمایا:۔

اوّل:۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک[1] سے مجتنب رہے گا۔

دوم:۔ یہ کہ جھوٹ[2] اور زنا[3] اور بدنظری[4] اور ہر ایک فسق[5] و فجور اور ظلم[6] اور خیانت[7] اور فساد[8] اور بغاوت[9] کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی[10] جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلا ناغہ نماز[11] پنج وقتہ موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز[12] تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود[13] بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت[14] سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد[15] اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق[16] اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان[17] سے نہ ہاتھ[18] سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج[23] اور راحت اور عسر[24] اور یسر اور نعمت[25] اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور بہر حالت[26] راضی بقضا ہو گا۔ اور ہر ایک ذلت[27] اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم[30] اور متابعت[31] ہوا و ہوس[32] سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت[25] کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم:۔ یہ کہ دین[28] اور دین کی عزت[29] اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے عزیز تر سمجھے گا۔

نہم:۔ یہ ایک عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم: یہ کہ اس[43] عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت[44] مرگ قائم رہے گا اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

یہ وہ شرائط ہیں جو بیعت کرنے والوں کے لئے ضروری ہیں۔

(اشتہار ۱۲؍ جنوری ۱۸۸۹ء

مطبوعہ ریاض پریس امرتسر)

یہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے والوں کے لئے وہ لائحہ عمل تھا جس پر عمل پیرا ہو کر اسلام کو فتح یاب کرنا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو جو بشارات اس دعوت پر لبیک کہنے والوں کے حق میں ملی تھیں۔ انہیں شائع فرماتے ہوئے آپ نے لکھا۔ جو لوگ اس دعوت بیعت کو قبول کر کے اس سلسلہ مبارکہ میں داخل ہو جائیں وہی ہماری جماعت سمجھے جائیں۔ اور وہی ہمارے خالص دوست متصور ہوں۔ اور وہی ہیں جن کے حق میں خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ میں انہیں ان کے غیروں پر فوقیت دوں گا اور برکت اور رحمت ان کے شامل حال رہے گی۔۔۔۔ بموجب فرمودہ ایزدی دعوت بیعت کا عام اشتہار دیا جائے۔ اور متعلقین شرائط مذکورہ بالا کو عام اجازت ہے کہ بعد ادائے استخارہ مسنونہ اس عاجز کے پاس بیعت کرنے کے لئے آویں خدا تعالیٰ ان کا مددگار ہو۔ اور ان کی زندگی میں پاک تبدیلی کرے اور ان کو سچائی اور پاکیزگی اور محبت اور روشن ضمیری کی روح بخشے۔ آمین

(اشتہار ۱۲؍ فروری ۱۸۸۹ء مذکورہ صفحہ ۳۰۳)

اس تفصیلی پروگرام پر جو شریعت حقہ کاملہ کے چالیس اوامر و نواہی پر مشتمل ہے۔ عمل کر کے جہاں ایک طرف بیعت کنندہ اپنے نفس کی پوری اصلاح کر لیتا وہاں دین حنیف کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے بھی مستعد ہو جاتا۔

(۴) اس پروگرام کی عظمت اور اس کا شاندار نتیجہ بھی آپ ہی کے الفاظ پڑھئے۔ فرمایا:۔

"یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقوٰے شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت، و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک، و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں۔ اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں اور ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نااتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ دیا ہے۔ اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ نشینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں۔ اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں۔ اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کے لئے تیار ہوں۔

اور تمام تر کوشش اسباب کے لئے

کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر ایک کے دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔

پھر فرمایا۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ ان کے لئے جو داخل سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے۔ تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا۔ اور وہ انہیں آپ

اپنی روح سے قوت دے گا اور
انہیں گندی زیست سے صاف
کرے گا۔ اور ان کی زندگی میں
ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔

وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے۔

اس گروہ کو بہت بڑھائے گا
اور ہزارہا صادقین کو اس میں
داخل کرے گا۔ وہ اس کی آبپاشی
کرے گا۔ اور اس کو نشوونما دے گا
یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت
نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔ اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے۔ دنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے۔ اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلے والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ تا قیامت ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے

(اشتہار مطبوعہ ۴؍ مارچ ۱۸۸۹ء
ریاض پریس امرتسر صفحہ ۳ و ۴)

مذکورہ بالا الفاظ کو جتنی بار بھی آپ پڑھیں گے۔ اور اس پر غور کریں گے۔ تو اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ یہ شخص نعوذ باللہ اسلام سے برگشتہ ہو کر کوئی نیا مذہب نہیں بنا رہا اور نہ حضرت سید ولد آدم رحمۃ للعالمین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن کو چھوڑ کر کسی اور طرف لے جا رہا ہے۔ بلکہ اسلام پر فدا ہونے والے اپنے اور بیگانہ وارد کرنے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ رہنے اور ساری دنیا کو آپ کے قدموں پر جمع کرنے کے لئے پروگرام بنا رہا ہے۔

اب یہ بتایا جاتا ہے کہ اس روح پرور پیغام کے ذریعہ کشتی اسلام کو ہر قسم کے طوفان سے پار لگانے اور مسلمانوں کو ساحل مراد تک پہنچانے کے لئے آپ نے جس کوشش کا آغاز کیا تھا اس کا دنیا میں کیا ردعمل ہوا۔ جیسا کہ ابتدائے آفرینش سے خدا تعالیٰ کے فرستادوں کے ساتھ چلا آیا ہے بعینہٖ وہی حالات پیدا ہوئے۔ ابتداء میں صرف معدودے چند لوگوں نے آپ کی آواز پر لبیک کہی اور آپ کے فرمان کے مطابق ایک طرف انہوں نے اپنے نفس امارہ سے جنگ شروع کر دی۔ اور دوسری طرف دشمنانِ اسلام کے مقابلے میں صف آرا ہو گئے۔ یہ قلیل سا گروہ آہستہ آہستہ مضبوط ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ فاستغلظ فاستویٰ علیٰ سوقہٖ کے مطابق اسلامی خدمات کے حق میں خوب مضبوط ثابت ہوا۔ اور اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جماعت احمدیہ نے اس پروگرام پر عمل کر کے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان کے لئے تجویز فرمایا تھا۔ کیا تغیر پیدا کیا۔ اور کیا کر دکھایا

یہ میری زبان سے نہیں بلکہ جماعت کے ایک زبردست مخالف گروہ کے سردار کی زبان سے سُنئے۔ جسے وہ اپنا دماغ سمجھتے ہیں۔

مفکر احرار جناب چوہدری افضل حق صاحب اپنی مشہور کتاب "فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں" میں جماعت احمدیہ کے متعلق صاف صاف لکھتے ہیں۔ کہ "مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی۔ ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اُٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر واشاعت کے لئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا۔ تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے قابل نمونہ ہے۔"

یہ شہادت وہ ہے۔ جو ایک اشد ترین معاند سلسلہ کی ہے اور والفضل ما شہدت بہ الاعداء کے مطابق اس سے بڑھ کر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے۔ جو ایک مخالف کے قلم سے معرض قرطاس پر ثبت ہو چکی ہے۔ (باقی)

---

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات

از مکرم محمد کریم الدین صاحب حیدر آبادی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

(۴)

**اصولِ زکوٰۃ** قوم کے مستحق افراد کی اس انفرادی امداد کے علاوہ حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک و وطن کے تمام غرباء کے حقوق کے تحفظ کا نظام زکوٰۃ کے ساتھ کر دیا۔ یہ بابرکت نظام کیا تھا بس یہی سمجھ لیجئے۔ کہ مزدور اور سرمایہ دار کے باہمی تعلقات کو ایسی خوشگوار صورت دے دی کہ کسی ایک سبقہ کو دوسرے سے نہ آپ کا حسد پیدا ہو سکتا ہے اور نہ ہی دوسر سکے لئے پیسے پر نادار جب ظلم کرنے کا رستہ کھلتا ہے چنانچہ آپ نے اس کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے کیا ہی بہتر فرمایا ہے۔ کہ

تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ
وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ۔

یعنی یہ چندہ اور ٹیکس قوم کے دولتمندوں اور سرمایہ داروں سے لے کر غرباء و ساکین پر صرف کیا جاتا ہے۔ پھر اس کے لئے خاص قوانین مقرر فرمائے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ نے مال جمع کرنے کی عادت کو روک کر بخل۔ طمع اور حرص سے بنی نوع کو بچا لیا۔

**سود، شراب اور جوئے کا استعمال** آنحضرت صلعم کا ایک بڑا احسان یہ ہے کہ آپ نے سود کو ممنوع قرار دے کر مزدور اور سرمایہ دار کے درمیان اصلاح کی بہترین صورت پیدا کر دی۔ نہ صرف یہ بلکہ جنگوں کی وسعت کو اس کے ذریعہ روکا۔ کیونکہ سود ہی کی وجہ سے چند ہوشیار اور مالدار آدمی ملک کی ساری تجارت کو اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں۔ اور کم سرمایہ دار اور غریب لوگوں کا خون چوستے رہتے ہیں جس کی وجہ سے ملک افلاس و غربت کا شکار بن جاتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ جب انسان کو مفلسی حد سے زیادہ تنگ کر دیتی ہے اور اسکی مصیبتیں برداشت سے باہر ہو جاتی ہیں تو وہ نہ صرف چوری بلکہ کئی ایک سنگین جرموں کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں بدمعنی اور بدامنی پھیل جاتی ہے۔ پھر جنگوں کا میدان اس لئے وسیع ہو جاتا ہے کہ حکومتیں سود ہی کے بھروسہ پر جنگیں لمبی کرتی چلی جاتی ہیں۔ غرض سود کی کئی ایک قباحتوں کو مدنظر رکھ کر اس کو ممنوع قرار دیا۔ اور اس طرح نہ صرف ناجائز دولت جمع کرنے کا سد باب کیا بلکہ دنیا سے بدامنی دور کر کے امن پیدا کرنے اور جنگوں کے روکنے کا بہترین اصول پیش کیا۔

اسی طرح شراب اور جوئے کو جو دراصل ام الخبائث ہیں حرام قرار دیا۔ شراب کے استعمال سے جہاں جسمانی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں وہاں انسان گناہوں۔ بدیوں اور قتل و خون وغیرہ کا بھی مرتکب ہوتا ہے۔ اسی طرح جوا بھی ایک ایسی تباہ کن کھیل ہے۔ جو کئی قسم کی بربادیوں اور نقصانات کا باعث بنتا ہے جس کی زیادہ تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں۔

**مذہبی آزادی** آنحضرت صلعم کا ایک عظیم الشان احسان یہ ہے کہ آپ نے مذہب اور ایمانیات سے تعلق رکھنے والے معاملات کے لئے یہ اصول مقرر فرمایا لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ یعنی دین کے بارے میں جبر و تشدد سے کام نہ لیا جائے۔ بلکہ ہر شخص کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ وہ دلائل اور براہین کا مشاہدہ کرکے اور انہیں عقل کے ترازو پر تول کر جس مذہب کو چاہے اختیار کرے۔ کیونکہ جبر و تشدد سے نہ نظام قومی قائم رہ سکتا ہے اور نہ ہی لوگوں میں قوتِ ایمانیہ پیدا ہو سکتی ہے بلکہ الٹا وہ قوم کے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔

**۸۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی تعلیم** آپ نے محنت و مشقت کی عادت پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ کیونکہ کوئی قوم اپنا وقار قائم نہیں رکھ سکتی اور کبھی اس میں ترقی کی روح پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ اس میں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پیدا نہ ہو۔ اسی میں ترقی کے بے شمار اصول پوشیدہ ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ کہ نماز کی ادائیگی کے بعد تجارت یا کوئی اور کام کرو بے کار نہ بیٹھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَاَنْ يَحْتَطِبَ اَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلٰى ظَهْرِهٖ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَسْاَلَ اَحَدًا کہ اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا ڈھو کر اور محنت و مشقت سے روٹی کما کر کھانا مانگ کر کھانے سے بہتر ہے۔ پھر یہ کہ کَانَ دَاوٗدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ یعنی حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے کام کرکے ہی اپنی روزی کا بندوبست کرتے تھے۔ اور اسی طرح یہ کہ کَانَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ نَجَّارًا یعنی حضرت زکریا علیہ السلام نجاری کا کام کیا کرتے تھے۔ لوگوں میں محنت کا شوق بڑھایا کہ جب ایسے جلیل القدر انبیاء اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو باعث ننگ اور عار نہ سمجھتے تھے تو ہمیں بھی محنت سے کوئی عار نہ ہونی چاہئے پھر سوال سے بچنے کیلئے یہ تعلیم دی لَا تَزَالُ الْمَسْاَلَةُ بِاَحَدِكُمْ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَلَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ۔ یعنی ✗

✗۔ سوال کرنے والا اور مانگ کر کھانے والا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس کے منہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔ جس کا ایک مطلب یہ ہے کہ اس شخص نے اپنی عزت و آبرو کو دنیا میں اس طرح خاک میں ملایا اور عزتِ نفس کو پیش نظر محنت سے جی چرایا۔ بہرحال آپ نے (باقی صفحہ پر)

# یوم خلافت کی مبارک تقریب پر

## اندرون ہند میں مختلف مقامات پر جلسے

(۴)

قبل ازیں بدر میں یوم خلافت کی رپورٹوں کی تین اقساط شائع ہو چکی ہیں۔ یہ چوتھی قسط ہدیہ ناظرین ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے جماعت کو خلافتِ حقہ کے ساتھ کمال شرح صدر کے ساتھ وابستگی کی توفیق بخشی ہے۔ مخربین مرتدین اور پیغامیوں کی ریشہ دوانیاں اس وابستگی میں قطعی طور پر کوئی اثر اندازی نہیں کر سکیں اور نہ کر سکیں گی۔ بلکہ ہماری جماعت کے لئے خلافت حقہ کے ساتھ پختہ تر وابستگی اور معاندین کی مانعت کے لئے حسرت کے سامان پیدا کریں گی۔ انشاء اللہ۔ ناظر دعوۃ تبلیغ قادیان

### ۱۔ بھاگلپور سٹی۔ بہار

۲۷ رمئی بعد نماز عصر مسجد احمدیہ بھاگلپور سٹی میں خلافت ڈے منایا گیا۔ احمدی بھائیوں اور بہنوں نے شرکت کی۔ اجلاس کی کارروائی مکرم بشیر احمد ریٹائرڈ ڈاکٹر سیکنڈ گورنمنٹ کی تلاوت قرآن کریم سے اور عزیز مظہر احمد کی نظم سے شروع ہوئی۔ ظفر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود السلام کی تصنیف "الوصیت" میں سے قدرت ثانیہ اور خلافت سے متعلق حصہ پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی جس میں آیت استخلاف کی روشنی میں مقام خلافت اور خلافت کے انوار و برکات کی وضاحت کی۔ اور مشاہدۃً فی زمانہ جماعت احمدیہ کو اس کا مصداق ثابت کیا۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ عبد الحق فاضل مبلغ بھاگلپور)

### ۲۔ برہ پور متصل بھاگلپور

۲۷ رمئی بعد نماز مغرب مولوی شہامت علی صاحب مرحوم کے مکان پر خلافت ڈے منایا گیا۔ مکرم محمد قاسم صاحب بی۔ اے نے صدارت کی۔ مکرم منصور علی صاحب وکیل کی تلاوت کلام پاک کے بعد انہوں نے ہی خلافت کے موضوع پر ایک مدلل تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے آیت استخلاف کی روشنی میں خلافت کی برکات بیان کیں۔ اور بتایا کہ کس طرح خدا کے فضل سے ہماری جماعت خلافت سے وابستہ رہ کر اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کر رہی ہے اس کے ساتھ ہی پیغامی جماعت کی متذبذب اور غیر متعین پالیسی کی ناکامی اور نامرادی بیان کی کہ کس طرح یہ جماعت اصل راستہ سے ہٹ کر صرف کیچڑ اچھالنے کے لئے وقف ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(عبد الحق مبلغ ضلع بھاگلپور)

### سونگڑاہ۔ اڑیسہ

بمقام جامع مسجد احمدیہ زیر صدارت جناب سید محمد احمد صاحب پراونشل امیر صوبہ اڑیسہ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مولوی سید محمد زکریا صاحب آف بھدرک نے ایک اپنی تیار کردہ نظم سنائی۔ سید محمود احمد صاحب قائد نے اخبار بدر سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا خلافت سے متعلق ایک خطبہ پڑھ کر سنایا۔ مولوی سید حمید الدین صاحب نے خلافت کی اہمیت پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ اتفاق و اتحاد کے لئے ضروری ہے کہ ساری جماعت ایک ہاتھ پر جمع ہو اور خلیفۂ وقت کی پوری اطاعت کرے۔ اس کے بعد خاکسار نے قیام خلافت اس کی برکات اور ضرورت پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ خلیفہ خدا ہی بنایا کرتا ہے اور انسانی منصوبے خدا کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے اور تاریخی حقائق اس پر شاہد ہیں۔ آخر میں مکرم صاحب صدر نے آیت استخلاف کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق خلافت جماعت کی ترقی کے لئے ایک اہم اور ضروری چیز ہے نیز بتایا کہ کس طرح ہماری جماعت نے خلافت سے وابستہ رہ کر شاندار ترقی کی ہے۔ اور تبلیغ اسلام کے کارہائے نمایاں انجام دے کر اپنوں اور بیگانوں سے اس کا تعارف کرواتا ہے۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(سید محمد موسےٰ مبلغ سونگڑاہ)

### ستان کولم صوبہ مدراس

بفضلہ تعالیٰ یہاں جناب عبد الحمید صاحب کے زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا جس میں تمام افراد جماعت نے شرکت کی۔ صاحب صدر نے افتتاحی تقریر میں بتایا کہ خلافت ایک بہت بڑی نعمت ہے جس سے محروم ہو کر آجکل کے مسلمان پستی کی طرف چلے گئے ہیں۔ مسلمانوں کو اس پستی سے اٹھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپؑ کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری فرمایا۔ جس کے ذریعہ سے ہماری جماعت خدا کے فضل سے ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ مگر مفسدین اور خود غرض لوگ اس کے خلاف فتنہ پردازی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے چونکہ خود خلافت کو قائم فرمایا ہے اس لئے وہی ان فتنہ پردازوں کا جواب ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اس کے بعد مبارک احمد صاحب نے نبی کے بعد خلافت کے سلسلہ کا اجرا ثابت کیا۔ اور بتایا کہ تاریخ شاہد ہے کہ ہر خلافت کے ابتداء میں فتنہ پرداز اس قسم کی ریشہ دوانیاں کرتے رہے ہیں۔ جیسی کہ آجکل پیغامی اور مخربین کر رہے ہیں مگر جیسا کہ طاغوتی طاقتیں ہمیشہ شکست کھایا کرتی ہیں یہ فتنہ بھی خائب و خاسر ہوگا۔ آخر میں صاحب صدر نے قرآن کریم کی روشنی میں خلیفہ کے کام بتائے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ذریعہ ان کاموں کا پورا ہونا ثابت کیا۔ دعا کے ساتھ اور خلافت حقہ کے ساتھ وفاداری کے عہد کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

(عبد المجید سیکرٹری تبلیغ)

### بانڈی پورہ کشمیر

جماعت احمدیہ بانڈی پورہ نے بعض مقامی اور موسمی حالات کی وجہ سے ۲۷ رمئی کی بجائے یکم جون کو جلسہ منعقد کیا۔ الحاج خواجہ عبد الغنی صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ کشمیر نے صدارت کی۔ جناب امیر صاحب۔ خواجہ غلام محمد صاحب سیکرٹری مال۔ ماسٹر غلام احمد صاحب۔ حکیم محمد شفیع صاحب اور مسٹر محمد عبد اللہ صاحب نے خلافت کے موضوع پر تقریریں کیں۔ جن میں خلافت کی اہمیت۔ بیعت خلافت کی ضرورت اور اس پر مداومت۔ منافقین کی شرارت اور ناکامی کی وضاحت کی اور خدا کے فضل سے خلافت حقہ کے زیر سایہ سلسلہ حقہ کی ترقیات بیان کیں۔ اسی ضمن میں بیرونی ممالک میں تبلیغی مراکز اور احمدیہ مساجد اور تبلیغی وسعت کا بھی ذکر کیا گیا۔ اور بتایا گیا کہ قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم خلافت ثانیہ کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(غلام محمد سیکرٹری مال بانڈی پورہ)

### مرکرہ میسور سٹیٹ

۲۷ رمئی کو یوم خلافت زیر صدارت جی کے فخر الدین صاحب صدر کے مکان میں بعد نماز مغرب منایا گیا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد پی۔ ایچ اسماعیل صاحب نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا ایک مضمون متعلق خلافت پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی جس میں خلافت کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالی۔ اور آیت استخلاف کی روشنی میں بتایا کہ خلیفے خدا ہی بناتا ہے۔ اس کے بعد پی۔ ایچ اسماعیل صاحب نے اور کے محی الدین صاحب نے تقریریں کیں۔ (محمد احمد مبلغ مرکرہ)

### لجنہ اماء اللہ بھاگلپور

۲۷ ؍ مئی ۵۸ء کو صبح ۱۰ بجے دن محترمہ جمیلہ خانم صاحبہ سیکرٹری تعلیم و تربیت لجنہ اماء اللہ کے یہاں لجنہ اماء اللہ بھاگلپور نے جلسہ "خلافت ڈے" منعقد کیا۔ سب سے پہلے محترمہ اہلیہ ڈاکٹر فیاض صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد بدر سے حضور خلیفۃ المسیح الثانی کا تازہ کلام پڑھا گیا۔ بعدہٗ خاکسارہ نے "خلافت ڈے" کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اور اس سلسلہ میں بہنوں کی ذمہ داری بتائی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل مفید مضامین پڑھے گئے۔

(۱) سلسلہ احمدیہ میں خلافت کا قیام

(۲) جماعت احمدیہ میں پہلا یوم خلافت اور منکرین خلافت کی ریشہ دوانیوں کا آغاز۔

(۳) خلیفۂ وقت اور ہماری ذمہ داریاں۔

(۴) جماعت احمدیہ کو دائمی نعمت عطا کئے جانے کا خدائی وعدہ۔

(۵) حالیہ فتنہ منافقین کے متعلق دس سال قبل پیش خبری

(۶) خلافت حیات روحانی کے تسلسل کا ایک ذریعہ ہے۔

آخر میں بہنوں نے کلام محمود سے حضور خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک نظم پڑھی اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

اسی دن شام کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں محترم مولوی عبد الحق صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ متعین بھاگلپور کی تقریر تھی اطلاع ملنے پر اکثر ممبرات لجنہ اماء اللہ اس جلسہ میں بھی شریک ہوئیں۔

خاکسار سیدہ ہاجرہ محبوب

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھاگلپور (بہار)

### لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ حلقہ نمبر ۲

ہمارا جلسہ یوم خلافت ۲۷ رمئی شام ۳ بجے شروع ہوا۔ تمام مستورات حاضر تھیں اور سب نے یوم خلافت کی خوشی کا اظہار کیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ایک بہن نے حدیث سے خلیفہ ہونے کی دلیل پیش کی۔ پھر خلافت کے متعلق مضامین پڑھے گئے اور منصب خلافت اور اخبارات میں سے حوالے پڑھ کر سنائے گئے۔ آخر میں درثمین میں سے اولاد کے لئے دعائیں پڑھ کر سنائیں۔ آخر میں صدارتی تقریر کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مکمل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے خاص طور پر دعا کی گئی۔

(سیدہ ہاجرہ خاتون سیکرٹری

سونگھڑاہ حلقہ نمبر ۲)

# سیرت آنحضرت صلعم (بزبان ہندی) کی اشاعت کیلئے مخلصین جماعت کے عطیات

(قسط ۲)

یہ امر خوشی کا موجب ہے کہ مخلصین جماعت نے نظارت ہذا کی تحریک اشاعت سیرت آنحضرت صلعم بزبان ہندی پر پُرجوش لبیک کہا ہے اور متواتر وعدے اور رقوم وصول ہو رہے ہیں۔ اور امید ہے کہ جلد ہی مطلوبہ رقم فراہم ہو جائے گی۔ جن احباب نے ابھی وعدے نہیں بھجوائے وہ جلد ارسال فرمائیں تاکہ طباعت کا کام شروع کروایا جا سکے اخراجات کا اندازہ زائد از دو ہزار روپے کا ہے۔ اور ابھی تک ۵۰۰/- کے قریب چندہ وصولی ہوا ہے۔ گو وصولی کی رفتار تسلی بخش ہے تاہم مخلصین سے درخواست ہے کہ وہ ثواب حاصل کرنے میں تاخیر نہ فرمائیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔

۱۔ مکرم بی ایم بشیر احمد صاحب بنگلور
۱۰/- وعدہ

۲۔ ؍؍ حاجی عبدالقدوس صاحب شاہجہانپور
۵۰/- وعدہ

۳۔ ؍؍ محمد رفیق صاحب سیکرٹری مال مدراس
۵/- وصول

۴۔ ؍؍ مولوی کمال الدین صاحب مالاباری
مدراس ۵/- وصول

۵۔ ؍؍ محمد جعفری صاحب مدراس ۵/- ؍؍

۶۔ ؍؍ بی۔ ایم عبدالرحیم صاحب بنگلور مع
اہل و عیال ۱۰/- وعدہ

۷۔ ؍؍ جی ایم عنایت اللہ صاحب نسیم بنگلور
مع اہل و عیال ۱۰/- وعدہ

۸۔ ؍؍ ایم ڈاکٹر رفیع اللہ صاحب رفیع میڈیکل
ہال فیض آباد ۵/- وعدہ

۹۔ ؍؍ عبدالرحیم صاحب ابن مولوی بی عبداللہ صاحب
(مع بیوی بچی) نانل کلکتہ ۱۵/- وصول

۱۰۔ ؍؍ محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس
مع اہل و عیال ۵/- وصول

۱۱۔ ؍؍ محمد غوث احمد صاحب مدراس (نوجوان
صاحب کے ماموں) ۱۰/- وصول

۱۲۔ ؍؍ پروفیسر عبدالسلام صاحب بناری
مع اہل و عیال ۵/- وعدہ

۱۳۔ چوہدری عبدالحق صاحب درویش قادیان
۱۲/ نئے پیسے وصول

۱۴۔ ؍؍ سید عبدالصمد صاحب ٹائیپسٹ قادیان
۱۲/ نئے پیسے وصول

۱۵۔ ؍؍ فضل الٰہی صاحب گجراتی درویش قادیان
۲۹/ نئے پیسے وصول

۱۶۔ ؍؍ شیخ غلام جیلانی صاحب درویش قادیان
۵۰/ نئے پیسے وصول

۱۷۔ ؍؍ دفعدار محمد عبداللہ صاحب درویش قادیان
۵۰/ نئے پیسے وصول

۱۸۔ ؍؍ شیخ محمد یعقوب صاحب درویش قادیان
۲۵/ نئے پیسے وصول

۱۹۔ ؍؍ غلام قادر صاحب درویش قادیان
۵۰/ نئے پیسے وصول

۲۰۔ ؍؍ سید محمد شریف صاحب درویش قادیان
۵۰/ نئے پیسے وصول

۲۱۔ ؍؍ خواجہ دین محمد صاحب درویش قادیان
۲۵/ نئے پیسے وعدہ

۲۲۔ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب درویش قادیان
۱/- روپیہ وصول

۲۳۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ نذیر احمد صاحب شاد
درویش قادیان ۱/- وصول

۲۴۔ ؍؍ بابا نذر احمد صاحب درویش قادیان
۴۴/ نئے پیسے وصول

۲۵۔ ؍؍ مستری علی صاحب درویش قادیان
۱/- روپیہ وصول

۲۶۔ ؍؍ حافظ سخاوت علی صاحب درویش قادیان
۵۰/ نئے پیسے وصول

۲۷۔ ؍؍ محمد شریف صاحب ڈوگر درویش قادیان ۱/- وصول

۲۸۔ ؍؍ عبدالعلیم صاحب درویش قادیان
۵۰/ نئے پیسے وصول

۲۹۔ ؍؍ مولوی عمر علی صاحب درویش قادیان
۵۰/ نئے پیسے وصول

۳۰۔ ؍؍ محمد الدین صاحب لنگر خانہ درویش قادیان
۵۰/ نئے پیسے وصول

۳۱۔ ؍؍ بابا عطا محمد صاحب نمبردار درویش قادیان
۱۴/ وصول

۳۲۔ ؍؍ چوہدری سعید احمد صاحب بی۔ اے
آنرز درویش قادیان ۱۰/- وصول

۳۳۔ ؍؍ مرزا محمد زمان صاحب درویش قادیان
۲۵/ نئے پیسے وصول

۳۴۔ ؍؍ عبدالرحیم صاحب دیانت سوڈا واٹر
درویش قادیان ۲۵/ نئے پیسے وصول

۳۵۔ ؍؍ غلام ربانی صاحب درویش قادیان
۱/- روپیہ وصول

۳۶۔ ؍؍ شیخ محمد ابراہیم صاحب درویش قادیان
۱/- روپیہ وصول

۳۷۔ ؍؍ شمس العارفین صاحب قادیان ۱/- ؍؍

۳۸۔ ؍؍ بابا خدا بخش صاحب گجراتی درویش
قادیان ۱/- روپیہ وصول

۳۹۔ ؍؍ محمد شریف صاحب گجراتی درویش قادیان
۲۵/ نئے پیسے وصول

۴۰۔ ؍؍ ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش قادیان
۱۰/- روپیہ وصول

۴۱۔ ؍؍ مولوی عبدالقادر صاحب فاضل
درویش قادیان ۱/- روپیہ وصول

۴۲۔ ؍؍ ملک خیر الدین صاحب درویش قادیان
۲۵/ نئے پیسے وصول

۴۳۔ مکرم نواب خاں صاحب درویش قادیان
۱۲/ نئے پیسے وصول

۴۴۔ ؍؍ ممتاز احمد صاحب ہاشمی درویش قادیان
۵۰/ نئے پیسے وصول

۴۵۔ ؍؍ عطاء الرحمن صاحب عباسی قادیان
۱۲/ نئے پیسے وصول

۴۶۔ ؍؍ شیخ عبدالحمید صاحب عاجز بی۔ اے
درویش قادیان ۱/- روپیہ وصول

۴۷۔ ؍؍ محمد ابراہیم صاحب غالب درویش
قادیان ۱/- روپیہ وصول

۴۸۔ ؍؍ غلام حسین صاحب درویش قادیان
۲۵/ نئے پیسے وصول

۴۹۔ ؍؍ ماسٹر عبدالحی صاحب ہیڈ ماسٹر
تعلیم الاسلام سکول قادیان ۲/- ؍؍

۵۰۔ ؍؍ عبدالرشید صاحب تبسم درویش قادیان
مع اہلیہ و بچگان ۵۰/ نئے پیسے ؍؍

۵۱۔ ؍؍ بدرالدین صاحب عامل درویش قادیان
مع اہلیہ صاحبہ ۵۰/ نئے پیسے ؍؍

۵۲۔ ؍؍ مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغاناں
درویش قادیان ۱/- روپیہ وصول

۵۳۔ ؍؍ نذیر احمد صاحب شاد درویش قادیان
۱/- روپیہ وصول

۵۴۔ ؍؍ شریف احمد صاحب شیخوپوری درویش قادیان
۱/- روپیہ وصول

۵۵۔ ؍؍ مرزا محمد اسحٰق صاحب درویش قادیان
۵۰/ نئے پیسے وصول

۵۶۔ ؍؍ مرزا عبداللطیف صاحب درویش
قادیان ۱/- روپیہ وصول

۵۷۔ ؍؍ ملک نذیر احمد صاحب پشاوری
درویش قادیان ۵۰/ نئے پیسے ؍؍

۵۸۔ ؍؍ چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی
درویش قادیان ۱/- روپیہ وصول

۵۹۔ اہلیہ چوہدری ؍؍ ؍؍ ۱/- ؍؍ ؍؍

۶۰۔ صادقہ پروین بنت ؍؍ ؍؍ ۱/- ؍؍ ؍؍

۶۱۔ راشدہ زرینہ ؍؍ ؍؍ ۱/- ؍؍ ؍؍

۶۲۔ اہلیہ مرحومہ چوہدری ؍؍ ؍؍ ۱/- ؍؍ ؍؍

## آنحضرت صلعم کے احسانات (بقیہ صفحہ ۸)

ایسی تعلیم پیش کر کے تمدنی نظام کو بہترین صورت میں قائم کر دیا۔

**۹۔ حقیقی مساوات** آنحضرت صلعم کا ایک گرانقدر احسان یہ ہے کہ آپ نے ناواجب امتیازات قومی و ملکی اور تمدنی کو مٹا کر بنی نوع انسان کیلئے ترقی کا دروازہ کھول دیا۔ اور حقیقی مساوات کا قیام فرمایا اور فرمایا کہ تم میں سے نہ مالدار افضل ہے نہ غریب۔ نہ کالا افضل ہے نہ گورا نہ عربی افضل ہے نہ عجمی۔ نہ مشرق میں بسنے والا افضل ہے نہ مغرب کا باشندہ بلکہ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم تم سے افضل اور بزرگ وہی ہے جو زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے پس چاہیئے کہ تم اس رنگ میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو جو شخص تقویٰ کے مدارج میں بڑھا ہوا ہے وہی زیادہ عزت و توقیر کا مستحق ہے۔ اسی طرح آپ نے تمام قوموں اور نسلوں کو مساوی حقوق کا حقدار قرار دیا۔

**۱۰۔ تربیت طبقہ نسواں** آپ نے اس بات کو محسوس کرتے ہوئے کہ قوم کی ترقی اس وقت تک محال ہے جب تک کہ آئندہ نسلوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے والی مائیں نہ پائی جائیں تعلیم نسواں کی طرف خاص دھیان دیا۔ اور فرمایا۔ جو شخص اپنی لڑکیوں کی احسن رنگ میں تربیت کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے خاص انعام واکرام کا حقدار ہوگا۔ پس آپ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے مستورات کی تعلیم و تربیت کی طرف متوجہ کر کے زندگی کا ایک بہترین گر بتایا۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارک وسلم۔

## مسلمانوں کی خستہ حالت

(بقیہ صفحہ ۱)

من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ عظیم المرتبت وجود اپنے پیچھے ایک عظیم الشان پاک جماعت چھوڑ گیا۔ اور اب اس جماعت کے لاکھوں افراد دنیا کے ہر ملک و براعظم میں اس وجود کی صداقت کی گواہی دے رہے ہیں۔ وہ وقت دور نہیں کہ اس قلیل جماعت کے ہاتھوں ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین تیار ہوگی۔ اور محمد رسول اللہ کا دین ساری دنیا میں پھر غلبہ پائے گا۔

جو لوگ مسلمانوں کے اس ادبار و انحطاط مرض کا علاج مغربی تعلیم اور جدید تہذیب اور اقتصادی حالات کی اصلاح اور سیاسی حقوق کے حصول کو سمجھتے ہیں۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔ خدا کی قسم اگر مسلمانوں کا ہر فرد بی۔ اے بی ایچ ڈی اور بیرسٹر بن جائے۔ دولت و ثروت سے مالا مال ہو جائے مغربی فیشن سے از سرتاپا آراستہ ہو جائے اور حکومت کے تمام عہدے اور کونسلوں کی تمام نشستیں مسلمانوں کیلئے مخصوص ہو جائیں لیکن ان کے دل میں نفاق کا مرض ہو وہ فرض کو فرض نہ سمجھیں وہ نافرمانی سرکشی اور بے ضابطگی کے خوگر ہوں ان کے دل ایمان سے خالی ہوں خدا پر حق الیقین نہ ہو سنت رسول اللہ پر عامل نہ ہوں۔ امام وقت کی شناخت سے محروم ہوں ان کی پستی اور ذلت کی ساعات لمبی ہوتی چلی جائینگی۔ حقیقت یہ ہے کہ جدید قسم کی تعلیم فیشن دولت حکومت اور اقتدار کوئی چیز ان کو اس گڑھے سے نہیں نکال سکتی۔ اگر ترقی کرنی ہے ایک طاقتور باعزت قوم بننا ہے تو سب سے پہلے مسلمان حقیقی مسلمان بنیں ان کے نفوس پاک ہوں ان میں قوت ایمانی پیدا ہو۔ وہ جیتی جاگتی تصویریں اسلام کی ہوں وہ امام وقت پر ایمان لاکر ان سب روحانی نعمتوں کے وارث بنیں کیونکہ اس کے بغیر مسلمانوں کے افراد میں بل پیدا ہو سکتا ہے نہ نظم و ضبط نہ اجتماعی قوت اتنی زبردست ہو سکتی ہے کہ وہ دنیا میں سربلند ہو سکیں اور نہ خدا کی رضا کے مستحق بن سکتے ہیں۔ ایک پراگندہ جماعت جس کے افراد کی اخلاقی اور مذہبی حالت دگرگوں ہو۔ کبھی اس قابل نہیں ہو سکتی کہ دنیا کی منظم اور مضبوط قوموں کا مقابلہ کر سکے!!

پس اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ اپنی اس ذلت و نکبت کی زنجیروں سے آزاد ہوں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ اس راہ نما کا دامن پکڑلیں اور اس کی روحانی کشتی میں سوار ہو جائیں جو خدا کی طرف سے اس طوفان ضلالت میں ساحل مراد پر پہنچانے کے لئے نوح وقت بنا کر بھیجا گیا۔ اور اس نے نہایت بلند آواز سے پکار کر کہا ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

فھل من مدکر!!

# وصولی چندہ جات کا مؤثر طریق

## شروع سال سے ہی چندوں کی وصولی پر زور دیا جائے

یہ بات احباب جماعت اور عہدیداران مال پر بخوبی واضح ہے کہ ہم اپنی تبلیغی مساعی اور اشاعت اسلام کے کاموں کو اسی صورت میں جاری رکھ سکتے ہیں جبکہ چندوں کی وصولی باقاعدگی سے ماہ بماہ ہوتی رہے۔ اگر مالی سال کے ابتدائی مہینوں میں بھی جماعتیں تدریجی بجٹ کے مطابق چندے وصول کریں اور وصول شدہ رقوم جلد از جلد مرکز میں بھجوائی جاتی رہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ مرکز کو مالی سال کے ابتدائی مہینوں میں اخراجات جاری رکھنے کے لئے فکرمند ہونا پڑے۔

اکثر جماعتیں مالی سال کے ابتدائی مہینوں میں چندہ جات کی وصولی کی طرف کماحقہٗ توجہ نہیں دیتیں۔ کیونکہ ان کو یہ خیال ہوتا ہے کہ سال کے درمیانی یا آخری مہینوں میں وصولی کی رفتار تیز کر کے بجٹ پورا کر دیا جائے گا۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جو جماعتیں مالی سال کے ابتدائی مہینوں میں چندہ جات کی وصولی میں غفلت سے کام لیتی ہیں۔ سال کے آخر پر بھی محنت اور کوشش کے باوجود بسا اوقات بجٹ پورا کرنے میں کامیاب نہیں ہوتیں۔ اور ہر سال ان کے ذمہ بقایا نکلتا رہتا ہے۔ پس عہدیداران مال کو چاہیئے کہ شروع سال سے ہی چندوں کی وصولی کی طرف توجہ دیں اور تدریجی بجٹ کی سو فی صدی وصولی کے لئے ذیل کے امور کو ملحوظ رکھیں جو انشاء اللہ تعالیٰ بے حد مؤثر ثابت ہوں گے۔

۱۔ شہری جماعتوں میں احباب سے ہر ماہ باقاعدگی سے شرح کے مطابق چندہ وصول کیا جائے کیونکہ ملازمت پیشہ اور کاروباری افراد کو ماہ بماہ چندہ دینے میں سہولت رہتی ہے۔ بروقت چندہ وصول نہ ہونے کی صورت میں ان کا روپیہ دوسرے کاموں میں خرچ ہو جاتا ہے۔ اور پھر کئی مہینوں کا اکٹھا چندہ ادا کرنے میں یا تو ان کو دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات بقایا ادا کرنے کی توفیق میسر نہیں آتی۔

۲۔ زمیندارہ جماعتوں کا چندہ ہر فصل پر کھلیانوں میں ہی وصول کر لیا جائے۔

۳۔ شہری جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ چندہ عام و حصہ آمد کے ساتھ ساتھ چندہ جلسہ سالانہ بھی ابتداء مالی سال سے وصول کیا جاتا رہے۔ اور زمیندارہ جماعتیں فصل ربیع کی وصولی پر چندہ جلسہ سالانہ بھی پورا وصول کریں۔

۴۔ سال رواں کے چندوں کے ساتھ ساتھ بقایا کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ دی جائے۔ کیونکہ صرف نئے مالی سال کا چندہ وصول کر لینا اور بقایا کی وصولی کی طرف دھیان نہ دینا افراد کو بھی سست کرنے کے مترادف ہے۔ اور عہدیداران بھی ثواب سے محروم رہتے ہیں۔

۵۔ عہدیداران مال کو یہ بھی خیال رہے۔ کہ وصولی چندہ جات کو صرف بجٹ تک محدود نہ رکھا جائے۔ بلکہ جن افراد کی آمد میں دوران سال میں اضافہ ہو ان کی آمد کا جائزہ لیتے ہوئے شرح کے مطابق ہر ماہ ان سے چندہ وصول کیا جائے۔ صرف بجٹ پر انحصار کرتے ہوئے معین رقم وصول کر لینا کافی نہیں۔

اگر مالی سال کی ابتداء سے عہدیداران مال چندوں کی وصولی کی طرف توجہ دیں اور مندرجہ بالا امور کو مدنظر رکھیں۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بجٹ سو فی صدی سے بھی زیادہ وصول ہو سکے گا اور سلسلہ کے کاموں کی سرانجام دہی کے راستے میں مالی مشکلات پیش نہ آ سکیں گی۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب جماعت اور عہدہ داران مال اپنی مالی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے ابھی سے اپنی کوشش اور جدوجہد کو تیز کر کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے وعدہ بیعت کو پورا کرنے والے بنیں تاکہ شروع مالی سال سے ہی چندہ جات کی وصولی کم از کم تدریجی بجٹ کے مطابق سو فی صدی وصول ہو کر باقاعدہ مرکز میں پہنچتی رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمادے آمین۔

والسلام خاکسار حمید کاہلوں

ناظر بیت المال قادیان

---

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور انہیں پاک کرتی ہے۔ صاحب نصاب فوری طور پر اپنے اس فریضہ کو ادا کر کے خدا کے حضور سرخرو ہوں!

---

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد کی طرف سے

# پچاس لائبریریوں کے نام

## ریویو آف ریلیجنز انگریزی کا اجراء

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب آف سکندرآباد کا شمار جماعت کے ایسے مخلصین میں ہے جنہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے قربانیوں اور سلسلہ کی ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک خاص جوش اور درد اور اس میں دوام ودیعت فرمایا ہے۔ آپ کی بلند شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ انہوں نے آج تک لاکھوں روپیہ کا لٹریچر مفت شائع کیا ہے۔ اور ہزاروں اشخاص کو ان کی تبلیغ اور لٹریچر کے ذریعہ قبولِ احمدیت کی توفیق نصیب ہوئی ہے۔

سیٹھ صاحب موصوف کو سلسلہ کا لٹریچر شائع کروانے اور اسے مفت تقسیم کرنے کا ایک خاص شغف اور انہماک ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک اشاعت لٹریچر کی انفرادی مساعی کا تعلق ہے انہیں جماعت میں منفردانہ حیثیت حاصل ہے اگو خدا کے فضل سے ہمارے بھارت میں ہی اور بھی بہت سے حضرات سلسلہ کی ترقی اور اشاعت لٹریچر کے لئے خاص جوش کے مالک ہیں اور مالی قربانیاں کرتے رہتے ہیں۔ جن میں سے محترم محمد عبد الحی صاحب یادگیر اور محترم سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ کے نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں)

باوجود اس کے کہ حضرت سیٹھ صاحب ان دنوں سخت مالی مشکلات کے دور میں سے گزر رہے ہیں۔ مگر با ایں ہمہ ان کا جذبہ اخلاص اپنی کارفرمائی میں بدستور ہے۔ چنانچہ گزشتہ ماہ انہوں نے پچاس لائبریریوں کے نام رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی مفت ایک سال کے لئے جاری کروایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت اور لمبی عمر عطا فرمائے اور ان کی مشکلات کا ازالہ فرمائے۔ اور جماعت کے دوسرے مالدار دوستوں کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

---

## مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ جون ۱۹۵۷ء ختم ہے۔

- ۱۰۰ۃ۔ مکرمی محمد عبد اللہ صاحب جی۔ ایس۔ سی حیدرآباد دکن ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- ۱۱۲۵۔ میجر اے ایس بشری صدق ۔۔ ۔۔
- ۱۰۷۔ مکرمی محمد عمر صاحب محمد بشیر صاحب سہگل کلکتہ ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- ۱۲۳۷۔ مکرمی سید وزارت حسین صاحب مونگھیر (بہار) ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- ۱۲۴۲۔ مکرمی ماسٹر غلام محمد صاحب شوپیاں (کشمیر) ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- ۱۴۲۲۔ ۔۔ اعجاز حسین صاحب دو صملان (دکن) ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- ۴۰۵۔ ۔۔ ایس۔ جی احمد صاحب رسول پور (اڑیسہ) ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- ۱۶۱۳۔ ۔۔ مستری محمد یوسف صاحب لکھنؤ (یو۔ پی) ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- ۱۰۰۵۔ ۔۔ حکیم عبد الصمد صاحب حیدرآباد (دکن) ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- ۱۵۱۳۔ ۔۔ شیخ نبی اسمٰعیل صاحب جمشید پور (بہار) ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- ۱۶۱۲۔ ۔۔ ماسٹر محمد یٰسین صاحب بندہ شیر مال (کشمیر) ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- ۱۶۱۹۔ ۔۔ سید غلام ابراہیم صاحب کٹک (اڑیسہ) ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- ۱۲۵۰۔ ۔۔ اے مجید صاحب جمشید پور بہار ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- ۱۶۲۲۔ مکرمی سید عبد السلام صاحب کرپال پور اڑیسہ ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- ۱۱۵۲۔ انجمن احمدیہ کوڈالی (مالابار) ۔۔ ۔۔
- ۱۱۱۔ بابو محمد یوسف جموں (کشمیر) ۔۔ ۔۔
- ۱۳۲۷۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ سکھر سندھ (پاکستان) ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- ۱۶۲۵۔ ۔۔ ڈاکٹر لال محمد صاحب بہاولپور (پاکستان) ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- ۱۴۴۲۔ ۔۔ میاں مقبول احمد صاحب محمود احمد صاحب کراچی (پاکستان) ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- [illegible] ۔۔ محمد تقی صاحب بی۔ اے بی ٹی (انڈونیشیا) ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- ۲۱۲۱۔ میسرز امپیریل الیکٹرک سٹور پشاور پاکستان ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- ۱۶۲۳۔ مکرمی سی کے عبد اللہ صاحب چنگاڈی (مالابار) ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- ۱۶۴۲۔ مکرمی سید ابو الحسن صاحب تیگ کیپٹل اڑیسہ ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- ۱۲۹۳۔ ٹیپو اینڈ ہیپو عرب پور بنگال ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- لائبریرین صاحب میونسپل پبلک لائبریری سکھر (سندھ) پاکستان ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- عارف نواز صاحب ابن عبد الرشید صاحب بنگلور (میسور) ۲۸ جون ۱۹۵۷ء
- ۔۔ ملک محمد اسلم صاحب ٹھیکیدار ربوہ

نوٹ۔ چندہ اخبار براہ راست منیجر اخبار بدر کو بھجوایا جائے

# خبریں

## مبلغ امریکہ کا نیا اعزاز

(ہمارے اپنے نامہ نگار کے قلم سے)

کراچی ۲۰ جون۔ واشنگٹن سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے مبلغ امریکہ کو امریکن یونیورسٹی واشنگٹن کی طرف سے پولیٹیکل سائنس میں پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ کامیابی سے پیش کرنے کے بعد ڈاکٹر آف فلاسفی کی ڈگری دی گئی ہے۔ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر امریکہ میں احمدیہ مشن کے زیر اہتمام شائع ہونے والے رسالہ مسلم سن رائز کے ایڈیٹر بھی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اعزاز کو خدمت اسلام کا ذریعہ بنائے۔ اور ان کے لئے اور سلسلہ کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

نئی دہلی ۲۲ جون۔ آریہ سماجی لیڈر سوامی آتمانند کے کھلے خط کے جواب میں وزیر اعظم مسٹر نہرو نے ایک مکتوب میں کہا ہے کہ پنجاب میں زبان کے ایجی ٹیشن کا مقصد پر ایک خالص سیاسی مقصد ہے۔ وزیر اعظم نے لکھا ہے کہ میرے نزدیک زبان کا کوئی خاص جھگڑا نہیں ہے۔ پنجاب کا لسانی جھگڑا ایک خالص سیاسی مسئلہ ہے۔ اور اس کا زبان کے ساتھ بالکل کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس سوال پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کے نتائج گہرے ہیں۔ اور مستقبل میں اور زیادہ گہرے ہو سکتے ہیں۔

اپنے مکتوب میں وزیر اعظم مسٹر نہرو نے لکھا ہے کہ

"آپ نے میرے ساتھ بات چیت کی دوستانہ بات چیت کے عدم سلسلہ کو شروع کی تھی اس سے مجھے حیرانی ہے اور مجھے تکلیف پہنچی ہے۔ میرے سامنے پریشانی کا ایک اور سبب ہے اور وہ یہ ہے کہ آریہ سماج ایک مذہبی جماعت ہے۔ اور پہلی بار اس نے خود کو ایک ایسی تحریک سے وابستہ کر لیا ہے کہ جو خالص سیاسی ہے۔ مذہبی جماعتوں کے لئے یہ بات پسندیدہ نہیں کہ وہ ایسی تحریکوں کے ساتھ وابستگی اختیار کریں۔ یہ بات مذہب اور سیاسیات دونوں کے حق میں نہیں۔ اس کا نتیجہ سوائے فرقہ وارانہ تلخی کے اور کچھ نہیں اس طرح ہندوستان کو نقصان پہنچے گا۔

آپ کے نزدیک تحریک کا مقصد کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ اس میں شک نہیں کہ دوسرے اپنے مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔"

نئی دہلی ۲۲ جون۔ آئندہ ماہ جب صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرشاد جنوبی ہند کے اپنے سالانہ دورہ پر روانہ ہوں گے اس وقت وہ اخراجات کی کمی کی ایک مثال پیش کریں گے۔ پہلے کی طرح انہیں لے جانے کے لئے کوئی سپیشل ٹرین نہیں چلے گی۔ بلکہ ۱۰ جولائی کو حیدر آباد کے لئے روانہ ہونے والی عام ٹرین میں ایک سیلون لگا دیا جائے گا۔ اس طرح کئی ہزار روپیہ بچ سکے گا ایسا ہی انتظام اس وقت کیا جائے گا۔ جب آزادی کی تقریبات میں شرکت کرنے کے لئے حیدر آباد سے کیرالا روانہ ہوں گے

کراچی ۲۳ جون۔ یہاں پر موصول شدہ ایک اطلاع کے مطابق اسپیشل پولیس کے انسپکٹر جنرل کے مکان سے کچھ کاغذات اور فائلیں چوری ہو گئی ہیں کہ جن کا تعلق پاکستان کے سابق وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں مرحوم کے قتل اور خفیہ فروشوں کے ایک بین الاقوامی گروہ سے تھا۔ بتایا گیا ہے کہ گذشتہ ہفتہ سنیچر کے روز چوروں نے انسپکٹر جنرل مسٹر ایس۔ این۔ عالم کے کمرہ میں داخل ہو کر اس کی تلاشی لی اور مذکورہ دستاویزات کو حاصل کر کے فرار ہو گئے۔

نئی دہلی ۲۴ جون۔ راشٹرپتی بھون میں منعقدہ میٹنگ میں آل انڈیا ریلیجس کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۷، ۲۸ نومبر کو دہلی میں دنیا کے تمام مذاہب کی کانفرنس بلائی جائے۔ یہ کانفرنس عالمی امن کو فروغ دینے اور انسانی اور اخلاقی قدروں کو اجتماعی کوششوں سے بلند کرنے کا پروگرام وضع کرے گی۔ ورکنگ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن میں کہا ہے کہ اس مرحلہ پر جبکہ دنیا کو جنگ کا خطرہ درپیش ہے اور اخلاقی معیار گر رہے ہیں۔ مذہب کی تجدید نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ تمام مذاہب کی کانفرنس منعقد کرنے کے سلسلہ میں ۱۸ ممبروں کی ایک عارضی سواگتی کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔

مدراس ۲۴ جون۔ بھارت سرکار کے ڈائرکٹر جنرل ہیلتھ سروسز نے تمام صوبائی حکومتوں کو خبردار کیا ہے کہ چھ سات ہفتے کے اندر اندر انفلوئنزا کا ایک اور دور شروع ہونے والا ہے اور یہ پہلے سے بھی زیادہ شدید ہو گا۔

## ناروے و سویڈن میں احمدیہ مسلم مشن کیلئے لجنہ اماء اللہ بھارت کی طرف سے چندہ

چندہ نئے مشن سویڈن کی تحریک پر (مجالس لجنہ اماء اللہ بھارت) کی طرف سے اب تک جتنا چندہ جمع ہو چکا ہے اس کی فہرست ذیل میں دی جاتی ہے۔ اگر کسی لجنہ کا نام چھپنے سے رہ گیا ہو تو وہ اپنی رپورٹ کے مطابق اطلاع دیں۔

نہایت افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ اس تک بھارت کی لجنات میں سے صرف گیارہ لجنات نے اس تحریک کے بعد چندہ جمع کروایا ہے جس کی بھی وصولی ان کے وعدوں سے کم ہوئی ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ چندہ لینے والی عہدیداران کی طرف سے تساہل سے کام لیا جا رہا ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ عہدیداران کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ جلد از جلد اپنی لجنات سے جتنا چندہ باقی وصول کرنے والا رہ گیا ہے وصول کر کے بھجوائیں۔ بہت سی لجنات ایسی ہیں جن کی طرف سے ابھی تک ایک پیسہ بھی چندہ نئے مشن کے لئے نہیں ملا۔ جو نہایت ہی قابل افسوس بات ہے۔ ایسی لجنات پیاری مہربانی اس طرف توجہ دیں اور جلد از جلد وصولی کر کے بھجوائیں۔

امۃ القدوس صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

| | | |
|---|---|---|
| لجنہ اماء اللہ قادیان | ۸۱/ | روپے |
| " " حیدر آباد دکن | ۲۲/ | " |
| " " بنارس | ۱۵/ | " |
| " " کالیکٹ | ۲۱/ | " |
| " " پینگال | ۱۵/ | " |
| " " سونگڑہ | ۸/۱ | " |
| " " چنتہ کنٹہ | ۱۳/۱/۹ | " |
| " " کلکتہ | ۶۵/- | " |
| " " بھاگلپور | ۲۵/۲۱ | " |
| " " بنگلور | ۲/۲۱ | " |
| " " شاہجہانپور | ۱/- | " |
| کل میزان | ۲۷۹/۷/۶ | |